

انتخابات اور جمہوریت کا فروغ

بہتر اور مضبوط بنائی جائیں گی۔ کرتٹ اکاؤنٹ خارجہ جی ڈی پی کا 1.5 فیصد تک کیا جائے گا، تین سال میں اقتصادی شرح نو 6 فیصد سے زائد پر لاٹی جائے گی۔ افرادی قوت کی سالانہ تسلیات زر کا ہدف 40 ارب ڈالر رکھا گیا ہے۔ منشور میں شامل خارج پالیسی میں اقدامات میں بتایا گیا ہے کہ خط کے امن اور معاشری ترقی کی بنیادوں پر بھارت سے تعلقات استوار کیے جائیں گے، ضروری ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر پر اپنے غیر آئینی اقدام واپس لے۔ افغانستان کے ساتھ امن اور تجارت کیلئے رابطوں میں اضافہ اور موثر سرحدی نظام کو بہتر بنایا کیں گے۔ اسرائیل کی طرف سے فلسطینیوں کی نسل کشی پر عالمی سطح پر آواز اٹھائیں گے۔ امریکہ کے ساتھ عالمی میشیٹ، تجارت، انسداد، دہشت گردی وغیرہ کے مسائل پر مل کر کام کریں گے۔ ملک بھر میں شمسی تواتی کے 10 ہزار میگاوات بجلی پیدا کریں گے۔ افیتوں کے خلاف تشدد کے واقعات سے نہیں کیلئے سخت سزا کیں دی جائیں گی۔ دہشت گردی کے خلاف زیر و نالرنس پالیسی بنائی جائے گی۔

انتخابات کے پر امن انعقاد کا عزم

پریم کورٹ کے جمیں اطہر مدن اللہ نے کہا ہے کہ 8 فروری کے بعد اس بارے میں کہا جائے گا کہ ایکشن کیسے ہوئے، ایکشن برائے ایکشن نہیں بلکہ جیون ایکشن ہونے چاہیں۔ اطہر رائے کی آزادی کو دبانے کے سبب ہم نے نصف ملک گنوادیا۔ ہمارے معاشرے میں اخبار رائے کا ہونا اچھا ہے ضروری ہے۔ جمیں اطہر مدن اللہ کا اپنے خطاب میں کہنا تھا کہ عدالت کا امتحان ہے کہ عوام کا اعتماد بحال رہے، فیصلوں پر عملدرآمد ہو۔ ادھر پنجاب پلیس نے ایکشن کے پر امن انعقاد اور پولنگ سیمینٹر کی مانیٹر نگ سے متعلق اہم سنگ میل عبور کر لیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر سیف سیٹر اخراجی، پنجاب انتفارمیشن نیکنال او جی بورڈ (بی آئی بی) اور پیش رو یونیٹی کیونکیشن کار پوریشن میں معاهدہ طے پایا ہے۔ آئی جی پنجاب عثمان اور کی موجودگی میں تینوں اداروں کے نمائندگان نے معاهدہ پر دستخط کیے۔ معاهدہ کے مطابق جزء ایکشن کی مانیٹر نگ کے لیے 29 ہزار کیسرے خریدے جائیں گے۔ کمروں کی خریداری پک ایک ارب 35 کروڑ روپے لاغت آئے گی۔ عام انتخابات کے انعقاد کے سلسلے میں ایکشن کیشن نے 7 لاکھ بیٹ بس کا انتظام کر لیا ہے۔ ملک بھر میں دو لاکھ 76 ہزار سے زائد پولنگ بوتھ قائم کیے جا رہے ہیں، ہر پولنگ بوتھ کے لیے ایک بیٹ بس قوی اور درمرے میں صوبائی اسمبلی کے لیے دوست کا سٹ ہوں گے۔ ملک بھر میں 5 لاکھ 52 ہزار بیٹ بس استعمال ہوں گے جبکہ ڈیڑھ لاکھریزو ہوں گے، بیٹ بس بھر جانے پر درمراء بیٹ بس فراہم کیا جائے گا۔ دو پولنگ بوتھ پر 5 بیٹ بس فراہم کیے جائیں گے جوں میں ایک اضافہ دریزو بس کو ہوگا، ہر بیٹ بس پر ایکشن کیشن کا لوگو پر نت ہو گا۔ آڈیٹر جزل آف پاکستان کی رپورٹ کے مطابق 2018، میں 48.176 ملین روپے مالیت کے خریدے گئے جو ضرورت سے زائد تھے۔ اس وقت 87 ہزار 77 بیٹ بس کی کمی ہر دو لاکھ دو ہزار 239 بیٹ بس خریدے گئے تھے۔ صوبائی ایکشن کمیٹر پنجاب کا کہنا ہے کہ صوبہ بھر میں انتخابی ہم کی مانیٹر نگ کا مربوط نظام بھر پور طریقے سے فعال ہے۔ ڈی آئی جی اپر شیخزدہ کی جانب سے ڈسٹرکٹ مانیٹر نگ افسروں کو تھکرائی گئی رپورٹ کا ایکشن کیشن نے جائزہ لیا اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث افراد کے خلاف تخت کارروائی کی ہدایت کی ہے۔

پاک ایران وزراء خارجہ کی ملاقات

پاکستان اور ایران کے وزراء خارجہ نے مشترک چیلنجوں سے نہیں کیلئے اجتماعی نظری کی بنیاد پر کام کرنے پر اتفاق کیا ہے جبکہ مگر اس وزیر خارجہ جیلیں ہمایی جیلانی نے کہا ہے کہ ایران اور پاکستان دوست ہمایہ مالک ہیں، ایران سے دریہ سے ثقافتی، مذہبی اور برادرانہ تعلقات ہیں، مضبوط تعلقات دوں

جوں جوں پولنگ کی تاریخ قریب آ رہی ہے، سیاسی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔ عام لوگوں کے جوش و خروش میں اضافہ کے ساتھ کچھ خدشات بھی ہیں جن سے چشم پوشی نیپر بخون خدا اور بلوچستان سمیت ملک کے بعض علاقوں میں دہشت گردی اور سیاسی کارکنوں کو شناختے بنانے کے واقعات کے تاثیر میں ممکن نہیں۔ یہ بات بھی انہرمن اشتمس ہے کہ بعض پاکستان و شمن قوں اور ان کے ابیٹ وطن عزیز میں پر امن انتخابات کے انعقاد کو اپنے ایجادے کے منافی سمجھتے ہیں۔ جبکہ بسا اوقات بے ہنگم وغیر منظم احتاجاتی سرگرمیاں روزمرہ زندگی میں خلیل ڈائی کا باعث بنتی ہیں۔ اس مظہر نامہ میں عسکری قیادت کا یہ عزم قوم کے اعتماد میں اضافہ کا باعث ہے کہ سیاسی سرگرمی کے نام پر کسی بھی پرتشدد کارروائیوں اور آزادانہ منصوفان انتخابات کے عمل کو سبوتاش کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جی ابیچ کیور اول پیٹی میں آرمی چیف جزل سید عاصم میری کی صدارت میں منعقد 262 ویں کوکانڈر رکانہ فرنز نے ملک میں امن و استحکام لیتی ہانے کیلئے اپنی جانوں کا نذر ان پیش کرنے والے مسلح افواج کے افران، جوانوں، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں اور شہریوں کی عظیم قربانیوں کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ فیصلہ کیا کیا کہ پاکستان کو غیر محکم کرنے کیلئے شمن قوتوں کے اشارے پر کام کرنے والے دہشت گردوں ان کے سہولت کاروں اور ان کی حوصلہ افزائی کرنے والوں سے ریاست پوری طاقت سے نہیں گی۔ اس موقع پر خطاب میں آرمی چیف جزل عاصم سیمیر کا کہنا تھا کہ ملک کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت مقدس اور ناقابل تحریر ہے۔ پاکستان تمام ریاستوں کے ساتھ پر امن بناۓ جائے گی اسی پر یقین رکتا ہے تاہم ملکی خود مختاری، قومی غیرت اور پاکستانی عوام کی امنگوں پر کمکی کوئی سمجھوئی نہیں کیا جائے گا۔ فرم میں بھارت کی طرف سے بین الاقوای تو انہیں کی خلاف ورزی، مسئلہ فلسطین کے پانیدار حل، مقبوضہ کشمیر میں لوگوں کے حق خود رادیت کے پاکستان کے موقف اور عزم کا اعادہ کیا گیا جبکہ عام انتخابات کے پر امن انعقاد میں ایکشن کیشن کی مدد کے لیے پاک فوج کی تعیناتی پر بھی گفتگو کی گئی۔ یہ بات دہراہی گئی کہ فوج آئینی مینڈیٹ اور ایکشن کیشن کی ہدایات کے مطابق فرانس سر انجام دے گی۔ کافنفرز نے اس بات کا اعادہ کیا کہ سیاسی سرگرمیوں کے نام پر کسی کوئی پرتشدد کارروائیوں اور آزادانہ منصوفان انتخابات کے جمہوری عمل کو سبوتاش کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کوکانڈر رکانہ فرنز کی اس کارروائی سے واضح ہے کہ ملک کی سرحدوں پر ہنہ نہیں اندر ورنہ ملک بھی ہر مقام پر ہماری فوج اور دیگر سیکورٹی ایجننسیوں کے جوان و شمن سے نہ رہ آزمہ ہونے کیلئے تیار و مستعد ہیں۔

سیاسی جماعتوں کے انتخابی منشور

عام انتخابات کے قریب آتے ہی سیاسی جماعتوں نے اپنے منشور عوام کے سامنے رکھ دیے ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے جو منشور پیش کیا ہے، اس کے اہم نکات میں پانچ سال میں ایک کروڑ نو کریاں، مہنگائی، غربت اور قومی احساس بیورو (نیب) کا خاتمہ، فی کام مدن دو برادر امراض سالانہ، عدالتی اصلاحات اور پارلیمنٹ کی بالادستی شامل ہیں۔ (ن) لیگ کی منشور کمیٹی کے چیزر میں نیز عرفان صدیقی نے ماڈل ٹاؤن لاہور میں پارٹی کے قائد نواز شریف اور صدھ شہباز شریف کی موجودگی میں پارٹی منشور کا اعلان کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ منشور پر موثر عمل درآمد کو یقینی بنانے کیلئے خصوصی کوئی اور عمل درآمد کوںل قائم کی جائے گی اور کوئی حکومتی کارکردگی کی سہ ماہی رپورٹ مرتب کرے گی۔ مسلم لیگ (ن) کے منشور میں کہا گیا ہے کہ تمام سرکاری دفاتر کو حاصل دوست بنا کیں گے اور پارلیمنٹ کی بالادستی کو یقینی بنایا جائے گا۔ عدالتی اصلاحات، آریکل 62 اور 63 کو اپنی اصل حالات میں بحال کیا جائے گا۔ عدالتی، قانونی، پچایت سسٹم اور تناسب عادات کے تصفیہ کا مقابلہ نظام ہو گا، عدالتی، قانونی اور انصاف کے نظام میں اصلاحات کی جائیں گی۔ کرشم عدالتیں قائم کی جائیں گی، سمندر پار پاکستانیوں کی عدالتیں

وہمن توتوں، بیرونی ایجنسیوں یا بعض اندر و فوجی عناصر کی طرف سے جعلی نوٹ پھیلائے گئے ہوں۔ پاکستان میں کئی عشرے قبل اس وقت کا سب سے بڑا (سورہ پے کا) کرنی نوٹ والیں لیے کا اقدام کیا جا چکا ہے۔ بھارت میں بھی کرنی نوٹ منسوخ اور تبدیل کیے گئے ہیں۔ کالا دھن کنٹرول کرنے کیلئے بھی اس قسم کے اقدامات کیے جاتے ہیں۔ وجہ جو بھی ہو عموم کو بلکہ مفاہیں حکومت سے تعاون کرنا چاہیے۔

پاک ایران گیس منصوبہ وقت کی اہم ضرورت

ایسے وقت میں جب پاکستان کی محیط معاشری بحران کی زد میں ہے تو انہی کی شدید قلت ہے اور پہنچ دل، گیس اور بجلی کی قیمتیں مسلسل بڑھائی جا رہی ہیں، ایران نے نوٹ دے دیا ہے کہ پاکستان پاک ایران گیس منصوبہ پر عملدرآمد کیلئے فوری اقدامات کرے وہ اس کے خلاف مین الاقوامی ٹاشنی فرم میں 18 ارب ڈالر ہر جانے کا مقدمہ دائز کر دیا جائے گا۔ ایران نے پاکستان کو اپنے حصہ کی 81 کلو میٹر گیس پاک لائن پھجنے کیلئے مزید 180 دن کی مہلت بھی دی ہے۔ ایران اپنے حصہ کی پاک لائن پلے ہی بچا چکا ہے جبکہ ایران پاک امریکی پابندیوں کی وجہ سے پاکستان گوارد سے ایرانی سرحد تک پاک لائن نہیں تعمیر کر سکا۔ پاک ایران گیس منصوبہ 2014 سے تاخیر کا شکار چلا آ رہا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ بات چیت کیلئے اسلام آباد پہنچ چکے ہیں تو تو قعہ ہے کہ ایرانی ٹائم بھی فروڈی میں پاکستان آئے گی اور پاکستانی حکام سے تبادلہ خیال کے ذریعے گیس منصوبہ پر کوئی درمیانی راست تلاش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ پاک امریقابل ذکر ہے کہ عراق اور ایران پاک امریکی پابندیوں سے اشتباہ حاصل کر کے ایرانی گیس طیل عرصہ سے خرید رہے ہیں۔ بھارت کو بھی اس معاملہ میں چھوٹ حاصل ہے مگر پاکستان ایران سے کئی سال قبل کیے جانے والے معاهدہ کے باوجود ایرانی گیس حاصل نہیں کر سکا۔ مین الاقوامی ٹاشنی عدالت اگرچہ ایران پاک امریکی پابندیوں کو تسلیم نہیں کرتی مگر امریکی دباؤ کی وجہ سے اس کا فیصلہ پاکستان کے خلاف بھی آسکتا ہے اس لیے یہ معاملہ اتنا آسان نہیں۔ اسلام آباد میں پاکستان کے اعلیٰ حکام کا کہنا ہے کہ گیس منصوبہ پر عملدرآمد کیلئے حکمت عملی تیار کر لی گئی ہے جس پر ایرانی حکام سے مزید مشاورت ہو گئی۔ پاکستان اور ایران کی اعلیٰ سطحی قیادت کے درمیان بھی اس سلسلہ میں رابطہ قائم ہیں۔ ایرانی ماہرین کی ٹائم سے تبادلہ خیال کے بعد مناسب حکمت عملی کے تحت گوارد سے ایرانی سرحد تک 81 کلو میٹر گیس پاک لائن کمل کرنے کا اصولی فیصلہ بھی کیا جا چکا ہے۔ امریکہ کی رضا مندی حاصل ہو گئی یا امریکی پابندیوں سے بچنے کا طریقہ تلاش کر لیا گیا تو پاک لائن پر کام شروع ہو جائے گا جسے بعد میں تواب شاہ نک ک تو سعیت دی جائے گی۔ لیکن خدا غنوستہ معاملہ کے نازک پہلوؤں سے بچنے کا راستہ نہ نکل سکا تو پاکستان کو اپنی پی معاهدہ کی خلاف ورزی پر جرماءہ ادا کرنا پڑے گا اور دو مسلم ممالک کے درمیان تعلقات بھی متاثر ہوں گے معاشری بحران پر قابو نے کیلئے پاکستان کو تباہی کی اشد ضرورت ہے۔ ایران سے گیس کا حصول اس سلسلہ کی بنیادی کڑی ہے۔ ایرانی گیس ملنے سے صنعتوں کا پھیپھی تیزی سے روائی ہو سکتا ہے جس سے برآمدات میں اضافہ ہو گا اور تجارتی خسارہ میں بھی کمی آئے گی۔

خسارہ میں چلنے والے اداروں کی محکاری ناگزیر

خسارہ میں چلنے والے سرکاری ادارے ملک کے معاشری مساکن کا لینینی طور پر ایک بنیادی سبب ہیں۔ پاکستان اسٹبل ملدو اپاکستان ائرنیشنل ائر لائنز ان میں سرفہرست ہیں۔ پچھلی صدی میں جب سو شہزاد کی تحریک اپنے عروج پر تھی، پاکستان میں بھی تمام ٹیکنیکی کاروبار صنعتوں، کارخانوں اور بیوکوں کو قویاً نے کا تحریک کیا گیا لیکن اس کے نتائج نہایت تلحیخ رہے لہذا یہ نیشنل ائرنیشنل کا عمل ناگزیر ہو گیا چنانچہ تمام پیٹک اور پیٹر دوسرا ادارے ان کے مالکان کو واپس کیے گئے۔ یوں ان اداروں کے حالات میں بہتری اُنی اور معماشی بھائی کا سفر از سر نو شروع ہوا۔ ہم سرکاری تحویل میں چلنے والے جن اداروں کی محکاری نہیں ہو سکی ان میں سے پیشتر خسارہ میں ہیں اور حکوم کے نیکوں اور بیرونی قرضوں کا ایک بڑا حصہ برسوں سے ان کا نقصان پورا کرنے پر خرچ ہو رہا ہے۔ ان اداروں کی محکاری بھی کمی حکومتوں کے ایجنسی میں شامل رہی لیکن عوامی اور سیاسی سطح پر مقرب دل کے خوف سے کوئی خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہو سکی

مماک کی ترقی کیلئے اہم ہیں۔ گمراہ وزیر خارجہ جلیل عباس جیلانی اور ایرانی وزیر ارجمند امیر عبد الدہیان کے درمیان وزارت خارجہ میں ملاقات ہوئی۔ اس موقع پر دونوں فریقوں نے امن اور خوشحالی کے مطلوب مقاصد کے حصول کیلئے باہمی احترام کی بنیاد پر اور مشترک چیزوں سے منسلک کیلئے اجتماعی نقطہ نظر کی بنیاد پر کام کرنے پر اتفاق کیا۔ بعد ازاں ایرانی وزیر خارجہ امیر عبد الدہیان کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے ہمیں ہیں، پاکستان ایران سے تعلقات اور مختلف شعبوں میں وسعت دینے کا خواہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایرانی وزیر خارجہ جلیل عباس جیلانی کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے ایرانی وزیر خارجہ کیلئے ہمیں ایران اور پاکستان میں مقیم افراد کو ایک ہی قوم سمجھتے ہیں، پاکستان کے ساتھ اہم برادرانہ تعلقات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ جغرافیائی تعلقات بھی اہمیت کے حوالہ ہیں، پاکستان کی سیکورٹی ہمارے لیے مقدم ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ کے ہمراہ کہ اس میں کوئی تنازع نہیں ہے کہ پاکستان اور ایران کے مشترک سرحدی خطے اور ایرانی اور پاکستانی علاقوں میں دہشت گرد موجود ہیں جنہیں تیرسرے ملک کی مدد اور ہمہ ایسی حاصل ہے۔ حسین امیر عبد الدہیان نے کہا کہ پاکستان اور ایران دہشت گردوں کو کوئی موقع نہیں دیں گے، دہشت گردوں نے ایران کو بہت نقصان پہنچایا، بارہ روپ موجودوں میں موجود دہشت گردوں ممالک کی سلامتی کیلئے خطرہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک نے بہت کم وقت میں موجود صورت حال پر قابو پایا، پاکستان، گیس پاک لائن پر جنین اور رویس سے مالی مدد لے سکتا ہے۔ اپاک ایران گیس پاک لائن پر جرمانہ کے حوالہ سے خریں خاطل ہیں۔ واضح رہے کہ ایرانی وزیر خارجہ ایسے موقع پر پاکستان کے دورہ پر آئے جب دونوں مکلوں کے درمیان تعلقات گزشتہ کچھ عرصہ سے کافی کشیدہ ہوئے۔ دونوں مکلوں میں کشیدگی کا آغاز اس وقت ہوا تھا جب 17 جنوری کو ایران کی جانب سے پاکستان کی فضائی حodos میں جملہ کے تیزی میں دو مضمون پیچے جاں بخت اور تین پیچیاں زخمی ہو گئی تھیں۔ ایران کی جانب سے اپنی فضائی حodos کی خلاف ورزی کے 48 گھنٹے سے بھی کم وقت کے اندر پاکستان نے 18 جنوری کی عملی اصلاح صوبہ سینٹان و بلوچستان میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر حملہ کیا تھا جس میں متعدد دہشت گردوں کے گھرے تھے۔ 19 جنوری کو پاکستان کے گمراہ وزیر خارجہ جلیل عباس جیلانی اور ان کے ایرانی ہم منصب امیر عبد الدہیان کے درمیان ان واقعات کے بعد دو مراسمیں پر احترا

مع کرنی نوٹ لانے کا فیصلہ خوش آئندہ

ائیشٹ پینک آف پاکستان نے اس بارہشہ سود کے بارے میں جواعلان کیا اس کے ساتھ ہی تمام مالیت کے نئے کرنی نوٹ لانے کے فیصلہ سے بھی آگاہی دی جسے یقیناً براہمداد کہا جا سکتا ہے۔ گورنر ایشٹ پینک کے مطابق شرح سود 22 فیصد پر برقرار کئے کا فیصلہ کیا گیا جبکہ مہرگانی میں آنے والے نوٹوں میں مزید کمی کی تو یہ دی گئی۔ مرکزی بینک کے سربراہ نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ مع نوٹوں کو عالمی سیکورٹی پیچرے کے ساتھ چھپا جائیگا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس بارے میں فریم ورک پر کام شروع کر دیا گیا ہے جو اس کے نتائج تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نئے نوٹوں کے اجراء کا کام اپریل سے شروع ہو سکتا ہے۔ گورنر ایشٹ پینک جیل احمد نے پرانے ڈپرین کے کرنی نوٹوں کی قانونی حیثیت کے بارے میں کوئی تبصرہ نہیں کیا تاہم ان کا کہنا تھا کہ کرنی نوٹ کی تبدیلی بھارت کی طرز پر یکدم نہیں کی جائے گی۔ کرنی نوٹوں کی تبدیلی مین الاقوامی مشن کے تحت 15 تا 20 برس بعد ہر ایسا جانے وال عمل ہے۔ اس کا ذمہ موبیل نیشنل ملک میں نوٹ جاری کرنے والا ادارہ ہے اور اس کے بنیادی مقاصد میں اعلیٰ درجے کے پینک نوٹوں کی ملک میں فریمی شامل ہے۔ یہ گندے اور ناکاروں کو واپس لے کر ضائع کرتا اور ان کی جگہ نئے نوٹوں کا جزا بھی کرتا رہتا ہے۔ بھرمن کے خیال میں کرنی ڈی موبیل نیشنل کے امکانات اس صورت میں بڑھ جاتے ہیں جب ملک



پاکستان میں ہونے والے الیکشن پر ہیومن رائٹس میڈیا نیٹ ورک کی تھملکہ خیز روپرٹ

اشاروں پر اس کاریکارڈ غائب کر کے انہیں نہ بہریف! 2021 میں عمران خان کی حکومت کو کوڑس سے باعزت بری کرا رہی ہے، جس کی مثال شریف خاندان کی راتوں بریت کے فیصلے جس میں وزیراعظم کو ذمی سیٹ کر کے اخدادیوں نے حکومت سنھال لی، پورے ملک کی سیاسی جماعتیں مداری کی ڈالگی پر ایک شخص کے خلاف اکھتی ہو گئیں اور سماجی کے وزیراعظم شہباز شریف فتحت ہوئے، اس حکومت نے ابھی اپنے مند اقتدار سنجالے کا حق پر شب خون مارا گیا اور اس کی وجہ ہی تھی کہ یہروں ملک پاکستانیوں کی بھاری اکثریت عمران خان کے حق میں تھی۔ پاکستانی ایشیس کو "اشرافیوں کو" پیغام تھا کہ اسناں ان تینوں بلوں کو ٹھکانے لگا دیا۔ نیب تو انہیں میں درجہ کی تراہیم کی گئیں کہ اس احتساب کے اس واحد ڈاگ کے دانت ڈال دیجے گئے ان تراہیم کا فائدہ صرف اور صرف سیاست داؤں اور کرپٹ افراد نے اخیا اور دھاندی کی آوازیں اکھتی رہیں اور ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ دھاندی کر کے جیتا آئی ایف سے منہ مالکی شرائط پر بھاری سود پر یوں بھالہواں وقت کے چیف جنس عطا بندیاں کا کہ انہوں نے ان تراہیم کو خلاف قانون قرار دے کر دوبارہ سے کیسروں کی بحال کرنے کا حکم دیا۔ لیکن ابھی تک یہ کیسروں کی مدت ہی پوری ہو جاتی ہے اور کسی اپنی سوت آپ مر جاتا ہے۔ اس اخدادی حکومت نے تابوت میں آخری کیلیں یعنی

ایکروں میشین EVM کے ذریعے کرنے کا ملک پاس کیا جو بھارتی اکثریت سے منظور کیا گیا تھا، اس طریقہ کار کے تخت ہنادیا گیا اور پاکستان کے بارے میں مزید گفتگو کرنے سے قبل ہم تاریخ کے اوراق سے ابھی کچھ عرصہ قبل نظر ہو رہتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ عمران خان نے 2014 میں جب اقتدار سنجالا تو انہوں نے 3 بڑے کام کئے تھے جس میں ایک نیب قانون میں تراہیم لائی گئی تھیں تاکہ احتساب کا گھیرا حقیقی لیبروں کے خلاف مزید بخت ہو اور دوسرا بڑا کام اور سیئر پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دینے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ میں وہ لوگ ہیں جو پاکستان میں محاذی "ایشیس کو" کے لئے ایک خطرہ کی گھنٹی بن گئے تھے کیونکہ انتخابات میں یہیں اس کی شفاقتی کا قافدان ہو گا تو وہ اپنی سیوگن زیادہ سے زیادہ پاکستانی بیکوں میں کریں گے، ملک میں خطرہ زدہ لارڈ اور دیگر نیبوں میں پاکستان آئے گا جس کے نتیجے میں پاکستانی میعیت میں اختکام آئے گا۔ اس فیصلہ کا یہروں ملک مقیم پاکستانیوں نے زبردست خیر مقدم کیا تھا اور عمران خان کو زبردست خراج تھیں پیش کیا، اس کے بعد ایک اور حقیقی تبدیلی کا جو کام کیا دہ پاکستان میں شفاف انتخابات

اور آج پانچ رو گزرنے کے بعد بھی ایش کیش سرکاری اور حکومتی نتائج جاری کرنے میں ناکام رہا ہے جو اس اداروں کی ناکامی کا منہ بولتا ہوتا ہے۔ اب ہم آتے ہیں کہ انتخابی نتائج کیسے تبدیل ہوتے ہیں تو اس کا طریقہ کاری یہ ہے کہ جب تمام پونگ ایش کیں میں وونگ کا مرحلہ مکمل ہو جاتا ہے تو تمام سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کے پونگ ایش کیں کی موجودگی میں ایک فارم 45 مرتب کیا جاتا ہے جس میں ہر پونگ ایش کیں میں کاست ہونے والے وٹوں کی تعداد ہوتی ہے یعنی کس کس امیدوار کو کتنے وٹوں کا سکتے گے۔ ان فارم پر ایش کی نمائندہ دھنخڑ کر کے اس کی کاپیاں نتام امیدواروں کے پونگ ایش کے حوالے کر دیتا ہے۔ اس کے بعد یہ وٹ سر بھر کر کے آزاد افغان میں بھیج دیئے جاتے ہیں جہاں ان وٹوں کی تاریخی نام دیا جائیں۔ "نچیر ڈا" ایش، عوام چاہتی کیا ہے اور اسے ملتا کیا ہے، حالیہ ایش کا بھی تقاضی احترام نہیں کیا گیا، وہ ایش خواہ مادر ملت فاطمہ جناح کے زمانہ کے ہوں یا حالیہ ایش،

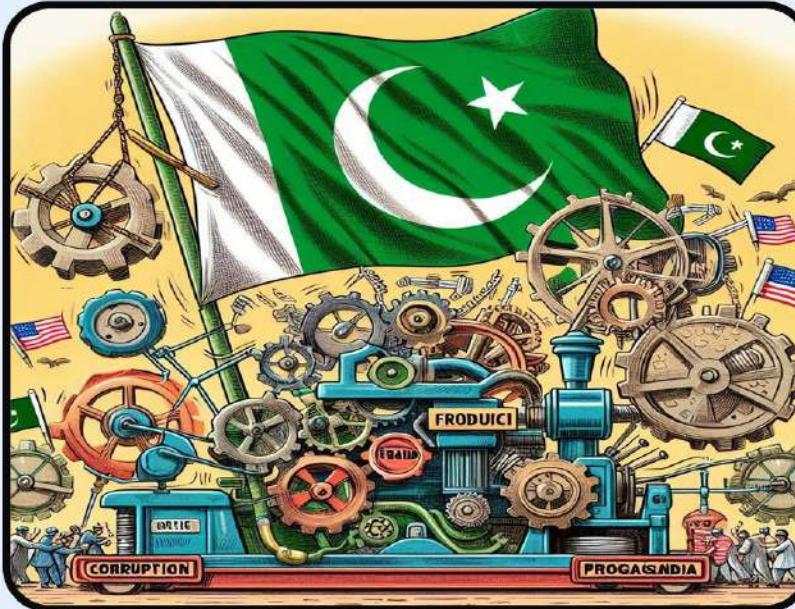
دیگر پیشی کے مل ان کے بجھ اور آمدی کے حساب سے لئے جائیں، عوام جو یہیں عوام کو دیتی ہے تو اس کا منتخب نمائندہ اس ٹیکس کے ذریعاء پسے حلقہ انتخاب کو تعمیر و ترقی کی راہ پر گامز نہ کر سکے۔ اسی لئے اسے جمہوریت کا نام دیا گیا ہے، یعنی عوام کا فیصلہ، عوام کے لئے عوام کے ذریعے۔ لیکن افسوس کی بات ہے پاکستان کی تاریخ میں کبھی عوامی رائے کا احترام نہیں کیا گیا، وہ ایش خواہ مادر ملت فاطمہ جناح کے زمانہ کے ہوئے ایش ایش کے چینلو گواہ ہیں کی کس طرح ایک جیتے میں میڈیا کے چینلو گواہ ہیں کی کس طرح ایک جیتے ہوئے امیدوار کو اتوں رات ہروا کر بارے ہوئے



وصول کری اور اب 8 فروری 2024 کو ہونے والے انتخابات کے نتائج اس پروگرام کی 13 فروری کو ہونے والی ریکارڈنگ یعنی چاروں بعد مکمل پیش نہیں کئے گے اور ان پانچوں دنوں میں میڈیا کے چینلو گواہ ہیں کی کس طرح ایک جیتے ہوئے امیدوار کو اتوں رات ہروا کر بارے ہوئے پاکستان کی سیاسی اشراff اور سول ملکی یورپ و کریں جسے اسلامیت بھی کہا جاتا ہے کو کس طور پر بھی قبول نہیں، لہذا اس مل کا خاتمہ کرتے ہوئے صدیوں سال پرانا نظام انتخابات اس قوم پر تھوپ دیا گیا جس میں جس کی لاکھی اس کی بھیں کا اصول کا رفرما ہوتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پیٹی آئی نے ناپسندیدگی اور تشویش کا اظہار کیا اور مطالیہ کیا کہ عوام کے میتھیت کا احترام کیا جائے نہ کہ اندر وطنی سازشیں کر کے اپنے من پسند لوگوں کو قوم پر مسلط کیا جائے۔ جیسا کہ ہمارے پروگرام کا موضوع اپاکستان میں وٹ بیوں اور کسی چوری ہوتا ہے۔ تو اس سوال پر ہزار بزرگی جزوی جواب بعد ازاں انہوں نے اعلیٰ بھی بھی دے دئے تھے لہذا ایک اموری اور ناکمل پارلیمنٹ کیے ارکین اسیلی کی کیش تعداد میں غیر حاضری پر ایسے اہم بل محفوظ کرو کے اُپس قوم پر مسلط کر سکتی ہے۔ لیکن پاکستان میں تو ایسا ہوتا ہے جسے پیا چاہے وہی سہاگن۔

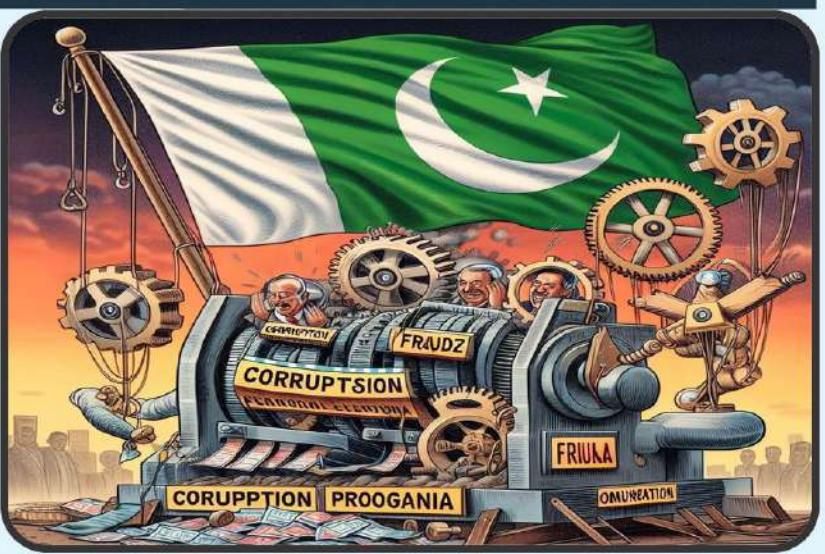
اتحادی حکومت نے جو اقتدار میں کپڑہ و مائز اگری منت کے تحت معرض وجود میں آئی تھی یہ تینوں کام کر کے ایش 2024 میں اس کی پوری قیمت سے ان کے علاقے مزین ہو یکیں۔ گیس، بجلی اور چوتھا دن: پیٹی آئی 9/9 نیگ 79



ہوتی ہیں، اب ری کا ٹو ٹو ٹو کرنے والے درست وٹوں میں کوئی نقص ڈال کر کتنے وٹ مسزد کر کے جیتے ہوئے امیدوار کی جیت کو ہار میں تبدیل کر دیں یہ سب ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ بہترین پوٹ اس کا حقیقی نقشہ پیش کرتی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ جzel ایش 2024 کا نیٹیٹ پیچ پانچویں دن میں واٹ، چہلا دن: پیٹی آئی 179/ن یگ 35

در اصل ایش یا انتخاب عوام کا حق رائے دہی ہوتا ہے جس میں وہ اپنے رہنماؤں کو چنے ہیں تاکہ وہ اسیلی میں جا کر ان کے حقوق کی ترجیحی کر سکیں، ان کے علاقوں میں ترقیتی کام ہوں انہیں بنیادی سہولیات میسر آئیں، سڑکیں، فراہمی و نکاحی آب سے ان کے علاقے مزین ہو یکیں۔ گیس، بجلی اور چوتھا دن: پیٹی آئی 136/ن یگ 57

سمیت دیبا بھر کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ فافن کی رپورٹ کے مطابق ملک بھر میں 16 لاکھ ووٹ مسٹر ہوئے، صرف ملتان میں سوالا کھے سے زیادہ ووٹ مسٹر ہوئے۔ یہ ووٹ زیادہ تر ان طبقوں میں مسٹر ہوئے جہاں سے پی پی اور نون کے امیدواروں کو جتو یا گیا۔ فافن کے مطابق حالیہ ایکشن میں مسٹر ووٹوں کی تعداد 16 لاکھ سے زائد ہے اور کل پاکستان میں جو رجسٹرڈ ووٹ ہیں ان کی تعداد 12 کروڑ 80 لاکھ کے قریب ہیں جن میں سے اس ایکشن میں جو ووٹ پول ہوئے ہیں وہ 6 کروڑ کے لگ بھگ ہیں، ان میں سے 16 لاکھ ووٹ مسٹر ہوئے ہیں اور ان کی بڑی تعداد 25 حلقوں سے مسٹر کی گئی ہے اور 25 حلقوں میں جو 23 حلکے ہیں وہ پنجاب میں ہیں اور ان میں سے جو 14 سینیں ہیں وہاں مسلم لیگ ن کے امیدواروں کو کامیاب کر دیا گیا ہے اور 5 سینیں پیپلز پارٹی کی

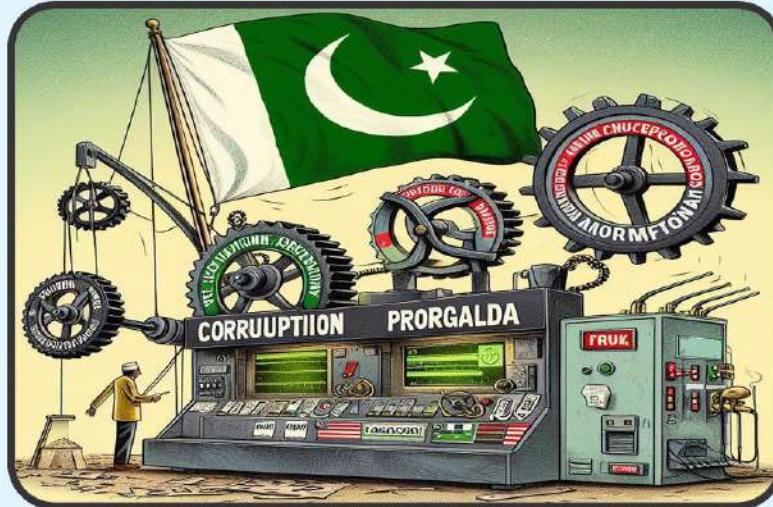


فریق کے پاس ہائی کورٹ میں اس کی ایکل اور بعدزاں پریم کورٹ میں ایکل کا راست کھلا ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ پریم کورٹ کا فیصلہ حقیقی ہوتا ہے۔

کیا ہے جس پر الگ سے رپورٹ پیش کی جائے حالیہ ایکشن میں جب سندھ میں بھاری تعداد میں ووٹ اور فارم 45 کی روشنی میں پیٹی آئی اور جماعت اسلامی اکثریت سے سیٹوں پر سبقت لے

زیادہ اپنے رائے حقیقی کے لئے باہر نکلا ہے اور لچک بات یہ ہے کہ ان کو ایکشن زیریں سے منفرد چیز دیکھنے میں مدد پوری کر جاتی ہے، ماضی میں شازیہ مری سمیت متعدد ایکین قوی اسٹبلی کے خلاف یہ اسٹبلی ابھی تک چل رہی ہیں اور یہ افراہ اسٹبلی میں مز لے لوٹ کر اب دوبارہ سے قوم پر مسلط ہو چکے ہیں۔

پاکستان کے عدالتی نظام کا حال یہ ہے کہ یہاں سالہاں چلتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اسٹبلی اپنی مدتر ہے، مذکوری کر جاتی ہے، ماضی میں شازیہ مری اسٹبلی کے سامنے جائے گی لیکن اب پاکستانی قوم کے پڑھتے ہوئے شور نے اس کی شاندی کر دی ہے کہ اگر متنتر طبقوں نے انتخابات میں ہیر بھیر اور عوای خواہوں کے برکس اپنے پسندیدہ امیدواروں اور جماعتوں کو اسی طرح انجینئرڈ طریقے سے جزوئے کا عمل جاری رکھا تو کوئی بعد



چکی تھیں تو رات 9 بجے کے قریب ہی تحدہ تو قی موسومنٹ نے 18 سیٹوں پر اپنی جیت کی جبرنا کر سب کو سانٹے میں ڈال دیا اور لوگوں نے ان کی بات کو دیوانے کا خوب قرار دے کر نظر اندراز کر دیا ہیکن 2 دن کے اندر ہی ام کیو ایم پاکستان کی 17 سیٹوں کے اعلان نے ثابت کر دیا کہ پاکستان میں انتخابات کے نتائج کا مرجد طریقہ کار اپنایا گیا اور اپنے پسندیدہ امیدواروں کو پہلے ہی سے جبرنا کرنیں ان کی غلامی اور تابعیتی کا تکدد سے دیا گیا۔ یہاں قابل ذکر بات پاکستان میں ایکشن کو مانیٹر کرنے والا ادارہ فافن یعنی فیر ایڈ فری ایکشن نیٹ ورک نے اپنی پونکا مل جواب ہے۔



5th FEBRUARY

KASHMIR SOLIDARITY DAY

انسانیت کا منتظر کشمیر

ہے۔ تجارتی، سیاسی، مالی اور دفاعی مفادات کی خاطر کشمیر کے کاز کوپس پشت ہرگز نہیں ڈالا ہے۔ کشمیر کے نئے نئے بچے ہماری راہ تک رہے ہیں۔ تمام کا لجز اور یونیورسٹیوں میں کشمیر کی تحریک آزادی کو لازمی مضمون کے طور پر شامل کیا جائے۔ پاکستان کے تمام سفارت خانوں میں کشمیر ڈبک کا قیام عمل میں لایا جائے اور کشمیر کی تحریک آزادی کے متعلق نہاش، کافرنس، مشاعرے اور سینماز منعقد کیے جائیں۔ کشمیر اور کشمیریوں کے جذبہ حریت کو ماندہ پڑنے دیا جائے۔ وادی کشمیر کے پرندوں اور جھرونوں کی صدائیں بہشت سے کم نہیں۔ بہشت نما کشمیر کو فرنگ کے غلبے سے آزاد کروانا ہے۔ ہمارے ادیب، شاعر، کالم نگار، واعظین، مبلغین، علمائے کرام سب کے ساتھ کشمیر کی آواز کو اپنے اپنے انداز میں پیش کریں اور متفہید اور مغلوم کشمیریوں کی ڈھارس بندھائیں۔

حق پرستی جذبے قدرت کی عطا ہوتے ہیں اور بھوٹنے اقتدار ان جذبے کو پال نہیں کر سکتے۔ چنار والی کی حریت کا جذبہ قدرت کی آواز ہے اور قدرت کشمیریوں کی پشت پر کھڑی ہے اور جب چاہے گی سوتا تی راج اپنے انجام کو پہنچ جائے گا۔ کشمیریوں کے تمن من وہن اور قلب کی پکار اور کشمیر بیگزین کا اجراء انتہائی ضروری ہے۔ یورپی یونین میں کشمیر کے موقف کو پیش کرنا ہمارا فریضہ

کرنے کو بتاب۔

سید علی گیلانی امر ہو گئے پاکستان کے خواب دیکھتے کشمیر میں خون کی ہوئی کھلی جاتی ہے، عصمت دری ہوتی ہے اور ہم نے اب اس کو معمولات زندگی سمجھ لیا ہے۔

ہماری نالائق سفارت کاری سے تو سکھ بازی لے گئے، جنہوں نے خاصلتان کی آواز کو یورپ اور کینیڈا ایک پھیلایا اور متعدد ممالک میں خاصلتان کیلئے نمائش پولنگ کا انعقاد کروادیا۔ یقیناً پاکستانی حکومت، پاکستانی سفارت کار اور یورپ اور امریکا میں عورتیں، بچے، بوزھے سمیت سب لوگ شامل ہیں لیکن سب سے بڑھ کر وہ انسان ہیں۔

سری گلر سے لے کر کپواڑہ، گاندہ میں، جموں سب فورہ پر آواز اٹھائیں۔ یورپ میں کشمیر میڈیا یا ڈسیلیٹ کے نفاذ سے منسون ہو جائے گا۔

لامبی خوبی، کشمیر بھی ایک ممتاز علاقہ ہے اور کسی ناخوٹگوار یا غیر مطلوبہ واقعہ کو رونکنے کے لیے کیا گیا تھا، تو کیا ایسا نہیں ہے؟ امکان اتنا ہی متعلقہ رہتا ہے جیسا کہ 2 سال پہلے تھا۔ یہ صرف کچھ ہو رہا ہے اس کی مدد کرنے کے لیے آپ کو پاکستانی یا مسلمان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو صرف انسان بننے کی ضرورت ہے۔

کشمیر اپنی جگہ، 5 اگست 2019 سے رونما ہونے والے واقعات کا سلسلہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ہندو اور ائری کام کر رہا ہے جو کہ بذاتِ خود میں فسلا نہیں کا حال ہے۔ اس نقطہ نظر سے مودی حکومت نہ صرف جہوری بلکہ انسانی بندیوں کی بھی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ بھارتی مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت کا خاتمہ ایک حقیقی تھا؟ یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس قسم کی مدد ہے۔

مودی سرکار کے اثرا نیشٹ اپروچ کا عکس، بھارت کی منسونی کا جواز یہ ہے کہ کشمیر کے لوگوں کو سرکاری پروگراموں تک رسائی کے قابل بنائے گا جس میں تعلیم اور معلومات کا حق شامل ہے، سری گلر سے لے کر کپواڑہ، گاندہ میں، جموں سب کے نفاذ سے منسون ہو جائے گا۔

بھارتی حکومت کی جانب سے منسونی کے لیے کے پیروکار اس پاکستان پر اپنا سب کچھ چھادر

توجہ مبذول کرنے کے لیے احتیاجی مظاہرے کی گئے۔ بھارتی حکومت بڑھتے ہوئے مظالم اور طاقت کے استعمال کے باوجود انہیں خاموش کرنے میں ناکام رہی ہے۔ بھارت کو خدشہ ہے کہ کشمیر کی علیحدگی ایک ڈومین اثر پیدا کرے گی، جس سے کئی علاقوائی، سیاسی اور مذہبی علیحدگی پر پس رجحانات جنم لیں گے جو بند کو نزدیک دیں گے۔

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہوئے کا دعویٰ کرنے والی سالیت، کشمیر کی تزوییتی اہمیت کو منظر رکھتے ہوئے، بھارت اس علاقے پر قبضہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ لہذا، کشمیر کو خصوصی پوزیشن دینے کے بجائے، بی جے پی نے، بدلتے میں، آرٹیکل 370 کو اپس لینے اور کشمیر کی مختلف خود مختاری کو ختم کرنے کا فصلہ کیا۔

ہندو قوم پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحان اور وباً امراض کے ایک اضافی پہنچ کے درمیان، بھارتی حکومت اب بھی کشمیر میں اپنے اپنے کو تقویت دینے کے لیے مسلم مخالف جذبات کا فائدہ اٹھا رہی ہے۔ پاکستان نے بھارت کے آرٹیکل 370 کو غیر قانونی قرار دینے کے

اقدام کی نہت کی، وزیر اعظم عمران خان سے لے کر عام آدمی تک ہر پاکستانی نے کشمیریوں کے حق میں آواز اٹھائی ہے۔ ملکی قیادت نے اقوام متحدہ سمیت ہر پلیٹ فارم پر عالمی برادری سے مسئلہ حل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ پاک بھارت تعلقات اور تازع کشمیر کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

بات چیت کی میز پر چکنچھے اور علاقوائی استعمال کو لفڑی بنانے سے پہلے تہائی کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ کشمیر میں بھارت کے مظالم اور مجرمانہ سرگرمیاں اور خطہ بالخصوص پاکستان میں وہشت گردی کی مالی معاونت جاری ہے جبکہ ہر کشمیری انسانیت اور جینی کے حق کا مقتدر ہے۔ یوں وقت ہے کہ دنیا خاموں چیزوں کو سنے اور مسلکہ کشمیر میں انسانیت کی بحالی پر توجہ دے۔

☆☆☆



متقبوضہ کشمیر کے معصوم شہریوں کی اخلاقی، سفارتی، ایمن سمجھتا بلکہ وہ تنازع علاقے پر مزید اثر رسوخ سیاسی اور مالی امداد کریں اور خصوصاً آزادی کشمیر حاصل کرنے کے لیے جارحانہ اقدامات جاری کے میں کمپ کو عظیم تر پہنچیں اور قائد کے انوث رکھے گا۔

اگر کے پسند کو شرمدہ تعمیر کریں۔

منوفی کے ذریعے، بھارت نے نہ صرف ریاست جموں و کشمیر کی حیثیت کو تبدیل کیا ہے بلکہ منسون شدہ آرٹیکل 370 کے تحت کشمیریوں کو ان کی شاخت سے بھی محروم کر دیا ہے۔

ریاست جموں و کشمیر کو پا ایک آئین، ریاستی جمذدا اور ریاست کے داخلی انتظام پر خود مختاری کی اجازت تھی۔ یہ آرٹیکل 370 ایسے کے ساتھ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ جموں کشمیر کے باشندے باقی بھارت سے الگ تو نہیں کے تحت رہتے ہیں، ان میں شہریت، جانیداد کی ملکیت اور

بینیادی حقوق شامل ہیں۔ کشمیریوں کے ساتھ اس طرح کی نفرت اور مجرمانہ سلوک کر کے بھارت دنیا کو واضح پیغام دے رہا ہے کہ وہ انہیں نہ صرف غیر





زیادہ چالائی جاتی ہیں اور چلانے کی کوشش کی جاتی ہے، کیونکہ جو جماعتیں اپوزیشن میں ہوتی ہیں انہیں حکومت کرنے کا شوق تو ہوتا ہے اور انہیں اپوزیشن میں سکون نہیں ملت۔ اس لیے وہ کوشش کرتی ہیں کہ حکومت میں شامل کسی سیاسی جماعت کو اپنے ساتھ ملا کر فائز پورے کیے جائیں اور اس حکومت کو ختم کر کے اپنی حکومت قائم کریں جائے۔ یہ ایسی حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریکوں کی کوشش بھی کی جائے گی، جس کی وجہ سے سیاسی بحران پیدا ہو گا۔

سیاسی بحران تواب بھی ملک میں بہت زیادہ ہے، جس کی وجہ سے معاشری لحاظ سے بھی ملک مستحکم نہیں ہو رہا۔ لیکن جب اس قسم کی حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی کوششیں کی جائیں گی تو پھر سیاسی بحران میزدشت اختیار کر جائے گا اور یہ معاشری بحران بھی اس کے ساتھ ملا شدید ہوتا چلا جائے گا۔

کیا ہی اچھا ہوتا کہ سیاسی جماعتوں کو حکومت کے دوڑوں پر منتخب کیا جاتا اور عوام کے دوڑوں کی بنیاد پر حکومت قائم ہوتی۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ملک میں ایک سیاسی جماعت کو واضح اکثریت حاصل ہوئی اور وہ اپنی حکومت قائم کر کے فیصلہ سازی میں اہم کردار ادا کرتی، اپنے بل بوتے پر فیصلے کرتی، جس کی وجہ سے ملک میں سیاسی بحران ختم ہوتا اور معاشری بحران سے بھی ملک کو نجات ملتی اور ملک ترقی کی منازل طے کرتا چلا جاتا۔

وقت کا ضیاء اور ملکی ترقی کیلئے نہایت نقصان دہ ثابت ہو گا۔ ایسی حکومت زیادہ دیر چل بھی نہیں سکتی اور حکومت کا بدلت پوری کرنا خطرے میں رہے گا۔ کیونکہ یہ حکومت جو مختلف سیاسی جماعتوں کے سہارے قائم ہو گی، اگر دیگر کوئی چھوٹی جماعت ہے یا ہبھی پڑے گی، چاہے کوئی چھوٹی جماعت ہے یا بڑی، اسے خوش کرتے کرتے وزارتیوں کی تعداد دوسری طرف چلی جائیں گی اور حکومت کر جائے بہت زیادہ ہو۔ انتخابات اس قسم کے ہوئے کہ تمام سیاسی جماعتوں اس سے ناخوش ہیں۔ ہر سیاسی جماعت کو اوتی نشیں دی گئیں کہ وہ حکومت بنانے کی پوزیشن میں نہ آئے اور وہ انتخابات سے خوش بھی نہ ہوں۔

اس نہایت ترقی "کھیل" میں نقصان صرف ملک اور قوم کا ہو رہا ہے۔ عوام کو بھی ایک عجیب مجھے میں ڈال دیا ہے، نہ کسی کی حکومت بننے جا رہی ہے اور نہ ہی کوئی جماعت پر سرا اقتدار آ رہی ہے۔ اور جو حکومت بننے گی وہ بہت ہی جماعتوں کا ایک ملغوبہ سا ہو گا، جو ہر وقت بیک میل ہوتا رہے گا۔ ایسی حکومت بننے کی جس میں بہت ہی سیاسی جماعتوں ہوں گی۔ صرف مغلوب ہی نہیں اجنبی مغلوب حکومت بننے گی، جو چند را کین اسلی کی بیساکھیوں پر کھڑی ہو گی اور ہر وقت وہ بیک میل کرتے رہیں گے۔ دو چار رکان اسلی بھی نکل گئے تو حکومت دھڑام سے گرجائے گی۔

اسی حکومت فیصلہ سازی کی صلاحیت سے تقریباً محروم ہو گی اور اگر کوئی فیصلہ کرنے لگے گی تو کسی جماعت کو ایک ایک فیصلے کیلئے راضی کرنا انتہائی لگکی تو جماعتوں کے خلاف عدم اعتماد کی تحریکیں بھی زیادہ ہو گی۔ جیسے پیٹی آئی کی حکومت میں ہوا تھا، کیونکہ وہ بھی کسی سیاسی جماعت کے سہارے کھڑی رہے ہے، جیسے ہی کسی بیساکھیوں کے سہارے کھڑی رہے گی، جیسے ہی کسی نے بیساکھی کھپتی تو یہ حکومت ختم ہو جائے گی۔ ہر ایسی حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریکیں بھی



بچوں کو آن لائن ہر اسائی سے بچائیے

بچوں کی آن لائن کارکردگی پر نظر اور احتیاط سے انھیں ہر اسائی سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

بیدا کر سکتے ہیں۔

کوشش یہ کرنی چاہیے کہ بچوں کو صبر و تحمل اور اخلاقیات سکھائی جائیں اور یہ ضروری نہیں کہ ہر کمٹ یا پوسٹ پر کمٹ کرنا ضروری ہو، آخر کمٹس کرنے سے ہی بحث طوال اختیار کر جائی ہے، لہذا بچوں کو سمجھائیے کہ انھیں ایسے حالات میں کس طرح مخاطب کو نظر انداز کرنا ہے تاکہ انھیں کسی قسم کی دھمکیاں نہیں۔

آپ کو بعض اوقات علم نہیں ہتا کہ آپ کی لست میں شامل کوئی بھی شخص کس ماحول سے تعلق رکھتا ہے یا وہ آپ کی دی ہوئی معلومات کو کس غلط طریقے سے بھی استعمال کر سکتا ہے۔ اس لیے ذاتی تصاویر اور ذاتی معلومات زیادہ سے زیادہ شیرکرنے سے گریز کیجیے۔ آن لائن ہر اگلی کی صورت میں بجائے خود کوئی قدم اٹھانے کے سامنے کرنا میں سے فوری طور پر رجوع گرتا چاہے اور اپنے آپ کو محفوظ بنانا چاہیے۔ سب سے آخر میں سب سے اہم بات یہ

ہے کہ بچوں کیلئے اسکرین نائم محدود کیجیے۔ بچوں کے اکاؤنٹ پر کوئی بھی مخلوق سرگرمی دیکھیں تو اس کو فوری طور پر رپورٹ کریں۔ بچوں کو سخت سے منع کیا جائے کہ کوئی بھی لینک شیرکرنے یا لکھ کرنے سے گریز کریں۔

سوشل میڈیا کی زندگی میں احتیاط ایک واحد چیز ہے جو ہمیں اور ہمارے بچوں کو ہر اگلی سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس بناوی دنیا میں بہت کم اچھا اور زیادہ تر خطرناک ہے، لہذا اسکے احتیاط میں اور پچھلے میں

انھنا پڑے۔ آپ کے بچوں کو صرف جانے والے

افراد کے ساتھ بات چیت کی اجازت ہوئی چاہیے۔ وقت فرما یہ دیکھتے رہیے کہ بچے کن لوگوں سے چیت کر رہے ہیں اور کیا بات کر رہے ہیں؟ یا انھیں ملے والے پیغامات یا پیجیٹ کس قویت کی ہمیشہ نہ صرف بچوں بلکہ اپنے سوشن میڈیا کا ویش کیلئے مضبوط ترین پاس ورڈز کا استعمال یقینی انسیں آن لائن ہر اسمٹ سے محفوظ جاسکتا ہے۔

ایمیلیں، فون نمبرز، مکانات اور دکان کے ایڈریس

وغیرہ سو شل میڈیا کی کسی بھی سائٹ پر لکھنے سے گریز کریں، جیسے کہ افراد بچوں کے زیست کاڑ بھی فیس بک وغیرہ پر اپ لوز کر دیتے ہیں، جو کہ حماقت کے سوا پکنیں۔

سوشل میڈیا کے دور میں بچوں کو اجنبیوں سے دور رکھنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو گیا ہے۔ بچوں سے زیادہ تو بڑے آج کل سوشن میڈیا سے چکے رہتے ہیں۔ ہمیں اس سوشن میڈیا کی دنیا، جو کہ

باہر سے بہت خوبصورت اور لکھ نظر آتی ہے، کے صرف فائدے ہی فائدے نظر آتے ہیں جبکہ حقیقت اس کے بالکل بر عکس ہے۔ سوشن میڈیا کی دنیا خطرات سے بہتے ہے۔ ہمیں اس مصنوعی دنیا میں آن لائن فراؤ، آن لائن ہر اسمٹ سے محفوظ جاسکتا ہے، بلکہ میلٹن اور ڈولنگ کا سامنا بھی رہتا ہے۔

سوشن میڈیا کے خطرات سے بچے کیلئے ضروری ہے کہ ہم اس کے استعمال کا درست طریقہ نہ صرف خود سے بھیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی اس سے آگاہ کریں تاکہ ہم آنے والے دنوں میں بہت سی الجھوں سے بچ سکیں۔ سوشن میڈیا کی دنیا خود نمائی یا نمائش کی دنیا ہے۔ یہاں ہر کوئی وہ رکھنا چاہتا ہے جو وہ ہے ہی نہیں۔ تعریف دستاں کے پکر میں کئی لوگ اپنے بچوں کی کامیابی کی تصاویر، ان کے اسکول کے ایمیلیں، فون نمبر وغیرہ تک لکھ دیتے ہیں۔ اسکول یوینفارمز میں بچوں کی تصاویر کے مطابق ہوں، ان میں کوئی قابل اعتماد مواد کے مطابق نہ ہو۔ وہ سب سے بچے جذباتی ہوتے ہیں، وہ کسی بھی پوسٹ پر کسی بھی کوٹ سے غصے میں بھی آسکتے ہیں اور جواب میں کوئی سخت جواب بھی لکھ سکتے ہیں۔ بچوں کے غصے اور جذباتی پن کا اجنبی شامل نہ ہو۔ وہ سب ساکش واپس سے محفوظ ہوں اور اس سے بچے کو کسی قسم کی ہر اگلی کام سامنا نہ کرنا یا ان کے والدین کو بلیک میل کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ اس لیے بھی بھی بچوں کے اسکول



بچوں کو آن لائن اخلاقیات سکھانے سے پہلے یہ

ضروری ہے کہ آپ بھی آن لائن گھنٹو کرنے کے باوقار طریقوں سے آگاہ ہوں۔ آپ کو علم ہو کہ کس صورتحال میں کس طرح کے جذبات یا روکنے کا

بچوں کیلئے اسی ویب سائٹس تلاش کیجیے جو ان کی عمر کے مطابق ہوں، وہ سب سے بچے جذباتی ہوتے ہیں، آسکتے ہیں اور جواب میں کوئی سخت جواب بھی لکھ سکتے ہیں۔ بچوں کے غصے اور جذباتی پن کا اجنبی افراد، بہت فائدہ اٹھاتے ہیں اور پچھلے میں

بچوں کو آن لائن اخلاقیات سکھانے سے پہلے یہ

ضروری ہے کہ آپ بھی آن لائن گھنٹو کرنے کے باوقار طریقوں سے آگاہ ہوں۔ آپ کو علم ہو کہ کس صورتحال میڈیا کا ویش محفوظ رہیں۔

بچوں کے اسکول کے ایمیلیں، فون نمبر وغیرہ تک لکھ دیتے ہیں۔ اسکول یوینفارمز میں بچوں کی تصاویر کے مطابق نہ ہوں، ان میں کوئی قابل اعتماد مواد کے مطابق نہ ہو۔ وہ سب سے بچے جذباتی ہوتے ہیں، وہ کسی بھی پوسٹ پر کسی بھی کوٹ سے غصے میں بھی آسکتے ہیں اور جواب میں کوئی سخت جواب بھی لکھ سکتے ہیں۔ بچوں کے غصے اور جذباتی پن کا اجنبی شامل نہ ہو۔ وہ سب ساکش واپس سے محفوظ ہوں اور اس سے بچے کو کسی قسم کی ہر اگلی کام سامنا نہ کرنا یا ان کے والدین کو بلیک میل کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ اس لیے بھی بھی بچوں کے اسکول



تہذیب کو متاثر کرنے میں جس چیز کا رول سب سے زیادہ ہے، وہ مذہب ہے۔ مطلب ایک تہذیب کا نام لیا جاتا ہے تو اس سے مراد کوئی ناس بھی ہیں اور یورپی بھی۔ اسی تحریک کے امریکا کے انتشار کرے، یا بالکل ہی اختیار کرے۔ مذہب کو کامل طور پر اختیار نہ کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ معاشرے میں یا تہذیب میں اس کا کوئی داری نہیں ہے۔ قدیم ترین مصری تہذیب میں فرعون (جو اپنے وقت کے بادشاہ ہوتے تھے) اپنے آپ کو خدا کہلواتے تھے اور یہی ان کا مذہب اور لائف اسائیں تھا۔ انہیں بھی جب کوئی اللہ کا بندہ دعوت دیتا تھا تو وہ اسے اپنی بادشاہت، اپنے ایجاد کروہ مذہب، ملک و قوم اور لائف اسائیں کیلئے چیخت کرتے تھے۔ اسی طرح قدیم یونانی جمہوریہ کا اپنا ایک مذہب تھا، جو بہت سارے دیوبی، دیباواں اور کئی قسم کی انسانی کہنوں پر مبنی تھا۔ اصل تکرار یہ ہے کہ کسی بھی دور میں تہذیب تھدن کی پہلی اکائی بیشتر سے مذہب ہی رہا ہے۔ موجودہ دور میں جب مختلف تہذیبیں وجود میں آئیں تو ظاہر ہے، جب کبھی بھی کسی ایک دوسری سے کلراہ ہو گا تو اس میں مذہب بھی ضرور آئے گا۔ اور اس میں ایک کالائف اسائیں دوسری سے ضرور مکارے گا۔ ایک کو گلے کا کہ اس کا مذہب، ملک و قوم اور لائف اسائیں سمجھی خطرے میں ہیں۔ مثلاً اور نہیں ہوئے کے بادبونیں ہے، یورپ میں کوئی گولی نہیں چلتی، وہاں کوئی بھروسی پختا۔ جب کے عوام اور حکومت مل کر ایک مقصد پر کام کرتے ہیں۔ کسی تو ایک دوسرے سے بڑتی لے جائے



کسی بھی قوم کی شناخت اس کی تہذیب اور تعلیم و تربیت سے ہوتی ہے۔ آج پاکستان سمیت تقریباً تمام مشرقی ممالک میں مغربی ممالک کی تعلیم کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مغربی تعلیم سے آراء افراد کیلئے م Lazam کے موقع بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ تربیت معاشرے کی رویداد کی بڑی ہوتے ہیں۔ اور تربیت نہ ہونے سے معاشرے تباہ ہو جاتے ہیں۔ ماضی میں بڑے بزرگ اعلیٰ تعلیم یافتہ نہیں ہوتے تھے اسکے باوجود بھی اپنے بچوں کی اچھی تربیت کیا کرتے تھے۔ بچوں کے اٹھنے پہنچنے، لکھنے پہنچنے کے آداب پر خاص توجہ دیتے تھے۔ بچوں کو تعلیما جاتا تھا بڑوں کا ادب کیسے کرنا ہے۔ لیکن اب معاشرے میں ان تمام باتوں کی کمی واضح نظر آتی ہے۔

ہماری دنیا کروڑوں برسوں سے قائم ہے۔ اس میں بی نواع انسان مختلف منازل ملے کرتا رہا ہے۔ انسانوں کے مل جل کر رہنے سے مختلف معاشرے اور تہذیبیں قائم ہوتی رہی ہیں اور ختم بھی ہوتی رہی ہیں۔ اب بھی اس موجودہ دنیا میں کوئی قوم کی تہذیبیں موجود ہیں، مثلاً مغربی تہذیب، چینی تہذیب، کرایک ایسی یوں بیجن ریاست ہیں کیسی جس میں سارے ممالک ہی ہوں گے۔ سیاست کا مقام صفر ہو۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ کے اور یونانیز ہونے کے بادبونیں ہے، یورپ میں کوئی گولی نہیں چلتی، وہاں کوئی بھروسی پختا۔ جب کے عوام اور حکومت مل کر ایک مقصد پر کام کرتے ہیں۔ کسی تو ایک دوسرے سے بڑتی لے جائے

کرتا ہے۔ ہر چیز میں مغرب کی مثال دی جاتی ہے۔ ملک کے حکمران بھی اپنی تقاریر میں سیاسی خالقین کو آڑے باقتوں لینے کیلئے بھی مغرب کی مثالاں کا سہارا لیتے ہیں۔

پاکستان آزاد ہونے کے بعد ملک کو درپیش دگر مسائل کے ساتھ ایک بڑا مسئلہ معاشرے کی تعلیم و تربیت تھی۔ بدقتی سے اس ملک میں تعلیم کو منافع محدود تھا۔ وہاں سے یہ بخش کاروبار بنا لیا گیا لیکن تربیت کو کوسوں دور چھوڑ دیا گیا۔ ملک میں مغربی تعلیم کے فروع کیلئے بڑے بڑے اسکول کھول دیے گئے۔ ان بڑے اسکولوں میں بھارتی بھرم کمپنیز توصولی کی جانے لگیں یہیں طلباء کی تربیت کیں ہوتی نظر تھیں آتی۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کی نسل نوسابی برائیوں اور اخلاقی گروہ کا شکار ہے۔

بچوں کی شخصیت میں اخلاقی بحراں اور تہذیب اقدار کی قلت کی سب سے بڑی وجہ ان کے والدین کی غفلت ہے۔ ماں پاپ اپنے مسائل میں مصروف ہیں۔ نیزی سے دوڑتی زندگی کے چیلنجز سے منٹے ہیں وہ اپنے بچوں کا یہ بیٹھ ایک عام شخص کی بھنپ سکتے ہیں۔ بچوں اور والدین میں سماجی دوری کی ایک اور بڑی وجہ موبائل فون بھی بن چکا ہے۔

ہر گھر کی بھی کتابی ہے۔ ایک دی کمرے میں والدین اور اپنے اپنے موبائل فونز میں اک دنیا سے توابط میں ہوتے ہیں۔ مگر ایک دوسرے سے لائق ہوتے ہیں۔ کئی والدین اپنی مصروفیات کے باعث خود اپنے بچوں کو موبائل فون کی لیت میں بیٹکا کر دیتے ہیں۔ بچے اپنی بہلانے کیلئے کاررونوں یا سماجی رابطوں کی ویب سائنس پر موجود مواد کا سہارا لیتے ہیں۔



آج کے دور کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ والدین چالاں اپنے بچوں کو تعلیم کیلئے اعلیٰ ترین، مجتنگ ترین تعلیمی اداروں میں داخل کرتے ہیں وہاں وہ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ کیا اس درستگاہ میں بچے کی تعلیم کے ساتھ تربیت بھی کی جائی ہے یا نہیں۔ گھروں میں والدین خاص کر مانیں بچوں کی زبان اور ادب و آداب پر نظر رکھیں۔ یہ دنیا کا مانا ہوا اصول ہے کہ اگر تعلیم کے ساتھ تربیت نہ ہو تو معاشرہ ترقی کی سیر ہی نہیں چڑھ سکتا۔

تعلق نہیں، جیسے کہ مبلغناں ڈے، لمبر ڈے، برتح ڈے کو ہی لے ڈے۔ برتح ڈے کے سب سے پہلے صدری تاریخ بتاتی ہے کہ یہ صرف بادشاہوں یا فرعونوں تک محدود تھا۔ وہاں سے یہ سب سے پہلے موم بتیاں لگانے کا رواج اپنایا کیونکہ ان کا عقیدہ تھا کہ اس سے بدر وحیں آیا۔ رومنز نے یہ جب روم عیانی کیوں کیا تھا۔

ایونٹ بھی عیانی نہ ہب کا حصہ بنتا ہے، تک یہ حکومت نہیں پہنچتا۔ یہ کام آخونکار کپبلومن نے کیا۔ جوں یکدی والوں نے اس کیلئے کیک بنا لیا اور اسے عوام کو بیچنا شروع کیا اور آہستہ آہستہ بادشاہوں کا یہ ایونٹ ایک عام شخص کی بھنپ سکتے ہیں۔ آگیا اور مغربی چھپ اور لاکف اسٹائل کا لازم جزو بن چکی اور نیشن جارج و شکٹن کی مدد کی تھی اور انہوں نے اگلینڈ کو امریکا سے مار بھجا گیا۔ فریڈم آف ایجمنج بھی فرانس سے اپنورت ہو کر امریکا کی راجح دھانی پیچی تھی جس کے بارے ہے۔ پھیلانا نہیں بلکہ ہمارے ہاں لوگ اتنے چکد میں اب فیس بک مجھے ان لوگوں کی بھی برتح میں صدر رمپ فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت بڑی غلطی کی۔ مطلب صیاد اپنے ہی دام میں آگیا تھی جس کے ساتھ اس پر ففرکرتے ہیں۔ اس قسم کا روایہ ملا۔ کپبلومن ہر جگہ جیت جاتا ہے۔

بچوں میں بچوں کی اس بات پر ہے کہ آج یہ ہمارے نشست ناکافی ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ ہم نے اپنادمن اس جگہ سے کیسے بچانا ہے؟ پاکستان میں ہر دوسری شخص مغربی ممالک کی باتیں



ایونٹ بھی عیانی نہ ہب کا حصہ بنتا ہے، تک یہ حکومت نہیں پہنچتا۔ یہ کام آخونکار کپبلومن نے کیا۔ جوں یکدی والوں نے اس کیلئے کیک بنا لیا اور اسے عوام کو بیچنا شروع کیا اور آہستہ آہستہ بادشاہوں کا یہ ایونٹ ایک عام شخص کی بھنپ سکتے ہیں۔ آگیا اور مغربی چھپ اور لاکف اسٹائل کا لازم جزو بن چکا ہے۔

اسلام کے سلوگن بلند کرتا ہے تو بھی اسلام کو دوشت گردی سے نسلک کرتا ہے۔ اس ناپک پر ابھی اکتوبر 2020 میں کی گئی فرانس کے صدر میکرون کی تقریب بہت معنی خیز ہے جس میں انہوں نے ڈائریکٹ اسلام ہی کو ناراگ کیا ہے اور کہا کہ اسلام خطرے میں ہے۔ حالانکہ شائد وہ یہ کہنا چاہتے ہوں گے کہ ہماری تہذیب چاہتے ہیں، میں سے تصاد پیدا ہوتا ہے،

خطرے میں ہے، لیکن بات بالکل تین سو سالہ ڈگری خلافت میں کی گئی۔ اسی طرح کی ایک تقریر سابق امریکی وزیر خارجہ مائیک پومپو بھی کرچکے ہیں، جس میں انہوں نے چائینز کو اپنے لائف اسٹائل کیلئے چیلنج قرار دیا۔ مغرب کا شروع سے ہی ایک موقف رہا ہے کہ وہ ہر ایک اپنی عینک سے دیکھنے کے عادی رہے ہیں جو اس میں فٹ آگیا وہی بندہ ہے باقی سب دوشت گروغیرہ۔ فرانس نے ہی قادر آف دی نیشن جارج و شکٹن کی مدد کی

تھی اور انہوں نے اگلینڈ کو امریکا سے مار بھجا گیا۔ فریڈم آف ایجمنج بھی فرانس سے اپنورت ہو کر امریکا کی راجح دھانی پیچی تھی جس کے بارے ہے۔ پھیلانا نہیں بلکہ ہمارے ہاں لوگ اتنے چکد میں اب فیس بک مجھے ان لوگوں کی بھی برتح میں صدر رمپ فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت بڑی غلطی کی۔ مطلب صیاد اپنے ہی دام میں آگیا تھی جس کے ساتھ اس پر ففرکرتے ہیں۔ اس قسم کا روایہ ملا۔ کپبلومن ہر جگہ جیت جاتا ہے۔

اب یہاں پر ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ مغرب کی تہذیب حکومتوں کے کنڑوں میں ہے۔ لیکن ہمارے ہاں یہ کام عوام کو کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ہمارے ہاں کام عوام کو کرنا پڑتا ہے، مثلاً مختلف دن مذاہ، جن کا ہمارے ساتھ دور دور کوئی بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ ہماری حکومتوں کی



قانون کی حکمرانی اور قوموں کی تباہی

قانون کی حکمرانی کا مطلب یہ ہے کہ حکمران سمیت کوئی بھی قانون سے بالاتر نہ ہو۔

الدین کے نام سے والرل پوسٹ اس کی ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ لیکن دراپنے اور گرفتار ہوا ایک توہار ایک عموی رویہ ہے۔ صدیوں کی باہشاہتوں، شخصی آمریتوں اور قومی حکمرانی نے ہمیں کسی لیدر کی پالیسیر اور اسٹریٹی کو ملک اور امت کے لیے بہترین جان کر ان کی حمایت کا بھی حق ہے۔ لیکن اس سے آگے بڑھ کر جب اس پر محدود یئڈر کی جانب سے ہونے والی صرخ اندازی حقوق کی خلاف ورزیوں کی حمایت کرنے لگیں یا اس کے غیر قانونی کاموں کا دفاع یہ کہہ کر کرنے لگیں کہ اس کیلئے یہ جائز ہے اور اس پر محدود پر تنقید پر پابندی لگانا چاہیں، تو ہم کسی کی سیاسی حمایت نہیں کر رہے ہوتے، اندھی تلقید کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن بھولیں اور حصوصیت پر یہ دعا ہمارے قومی بلکہ امت مسلمہ کے مراجح کا حصہ بن چکا ہے۔ افسوس اس وقت ہوتا ہے کہ جب ایسا رویہ امت کے انتہائی اعلیٰ تعالیٰ یافتہ طبقے کی طرف سے سامنے آئے۔

بچھلے دوں ایک واٹ ایپ گروپ پر میں نے کسی بات پر اردوگان کے کسی فضیلے یا پالیسی سے اختلاف کا انتہار کیا جو واضح طور پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے دائرے میں آتی تھی۔ اس امر سے قطع نظر کے موجودہ حالات میں اردوگان اس وقت عالم اسلام کی آخری امید نظر آتا ہے۔ یہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ ہر حال بندہ بشر ہے جس سے غلطیاں ہو سکتی ہیں۔

صلاح الدین کو تو اس ذہنیت پر مورودِ الزام نہیں
ٹھہرایا جا سکتا، لیکن یہ سوچ ضرور آتی ہے کہ اس
ملک اور بحیثیتِ مجموعی پوری امت میں قانون کی
حکمرانی کا تصور ناپید ہے۔ واضح رہے اس مضمون کا
موضوع سوچل میڈیا پر واکرل جھوٹے قصے اور
اقوال نہیں، امتِ مسلمہ میں آئیں اور قانون کی
حکمرانی کا شعور ناپید ہونے پر یا سلیمانہ ہونے پر
بات کرنا ہے۔

ترمیم حسن
قانون کی حکمرانی کا مطلب یہ ہے کہ حکمران سمیت
کوئی بھی قانون سے بالاتر نہ ہو۔
پچھلے دونوں صلاح الدین ایلوں کے بارے میں
ایک کہانی سو شل میڈیا پر گردش کرتی رہی، جسے بعض
طبقات، مذہبی عقیدت سے ایک دوسرا کے قوارروڑ
کرتے رہے۔ کہانی کے مطابق صلاح الدین نے
کسی فرڈ کے تظیریات پر ناراض ہو کر توارث کالی اور
نمذکورہ شخص کی اتفاقی کاٹ دی۔

پاکستان کا دینی معاشرہ جس میں کچھ طبقات کا
کھانا، دینی باتیں کیے بغیر خصم نہیں ہوتا، کوئی امر
میں کوئی خرچی نہیں آتی کہ ایک مسلمان حکمران
کسی قانونی کارروائی کے بغیر اپنی تکویر بحال کرای
جگہ عدالت بن کر سزا کا فیصلہ کرے اور اسی جگہ
قانون نافذ کرنے والا ادارہ بن کر سزا پر عمل بھی کر
ڈالے۔

تعجب کی بات یہ بھی تھی کہ اس امر پر بحاجان ال؟
کہنے والوں میں دینی مدارس سے تعلق رکھنے والے
بھی شامل تھے اور یونیورسٹیز سے ڈگریاں حاصل
کرنے والے بھی۔ حد تو یہ ہے کہ قرآن ترمی
سے پڑھنے والے بھی ان ہی صفوں میں نظر آئے
جن کے نزدیک حکمران خودی قانون ہوتا ہے۔ وہ
بھی جیسے چاہے کرے، اس سے جواب لیئے کاموں کو حق
نہیں۔
بغیر کسی حوالے کے ایسے وائرل قصوس کی بنیاد پر

نہ ہی قانون کی حدود سے تجاوز اس کیلئے مجھن خا۔ اور یہی درصل اس قوم کی کامیابی کا بہت بڑا سب تھا جسے ہم آج بھی سمجھنے میں ناکام ہیں۔

ای ڈہنیت کے پیش نظر پر ویر مشرف کے خلاف آئین توڑنے کا فیصلہ آیا تو بعض دینی اور جہادی تنظیمیں مسروپوں پر آگئیں۔ سو شیخ زیاد پر ویر مشرف کو کبھی کی حفاظت کرنے والا گردان کمرک اور قوم کیلئے اس کی خدمات گونانے کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ ظاہر ہے بہت سے طبقات مشرف کے خلاف بھی تھے، انہوں نے بھی حکم کراپی نفرت کا اظہار کیا ایک میں نے دیکھا شاید ایک فیصلے کے نزدیک بھی آئین کو توڑنا، ملک میں مارش لالکانا کوئی جرم نہیں تھا۔ اصل لکھن مشرف کے حامیوں اور مخالفین کے درمیان پسندنا پسند کی بنیاد پر تھی۔

آئیے دیکھتے ہیں قانون اور آئین کی حکمرانی درصل ہے کیا؟ قانون کی حکمرانی کا سادہ ترین تصور یہ ہے کہ قانون فرماند کیلئے برادر ہو۔ دنیا کے طاقتور ترین فرماند کیلئے والے امریکی صدر پر بھی قانون اتنا ہی نافرمان ہو جتنا عوام کہلے ہے۔ بلکہ جو جتنا طاقتور ہو اتنی ہی اس کی گھرانی ہو، اتنا ہی اس کے معاملات شفاف ہوں۔

فرانس فوکویانے اپنے ایک پچھر میں تیری دیتا اور ترقی پریم مالک کے درمیان فرق بتاتے ہوئے قانون کی حکمرانی کو ترقی یافتہ دنیا کی ایک اہم قدر قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ قانون کی حکمرانی کا مطلب یہ ہے کہ حکمران سمیت کوئی بھی قانون سے بالاتر نہ ہو۔ لیکن اس سے بہت قلیں چودہ سو سال پہلے ہمیں تباہیا گیا تھا کہ ”تم سے پہلے تو میں اس لیے برادر ہو گئیں کہ ان کا ترور غلطی کرتا تو سزا پاتا۔“ اور طاقتور کر لیتا تو مان پاتا۔“

آخر میں مس اتنا کہنا ہے کہ قانون کی حکمرانی کی یہ قدر کہ وہ ہر ایک کیلئے برادر ہو مغرب نے متعارف نہیں کروائی۔ یہ تو اس وقت متعارف ہوئی جب سرکار و عالم نے ارشاد فرمایا کہ: میری بھی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس کے بھی باحکم کاٹے جائے۔ (بخاری و مسلم)

یہ اصول ہے ہے ہم بحثیت قوم اپنی ذاتی پسند ناپسند یا سیاسی رجحانات کی بنیاد پر نظر انداز کر رہے ہیں۔ یہ امت کا ایک اجتماعی جرم ہے، جس کی سزا پوری مسلم دنیا بھگت ہری ہے۔ ہمارے صرف حکمرانوں میں نہیں سول سو سائی اور عوام میں بھی انصاف کا تصور سلیمانی ہے آفی نہیں۔

تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

یہ واحد آیت نہیں جس میں انصاف کی بات کرنے کا حکم دیا گیا ہو لیکن اس کے باوجود وجود مجھے بھیں نظر نہیں آتا کہ دینی لڑپر میں انصاف کی بات کرنے کو قانون کی حکمرانی سے جوڑا گیا ہو۔ شاید ہم اس قدر کو مغرب کی سیکولر جمہوریت کی قدر سمجھتے ہیں۔ پچھلے دونوں خیر پر بخوبی کے ایک علاقے سے تعلق رکھنے والے کلکلی کینیا اسکے ایک

پروفیسر نے اپنی دادی کی بار بار حکم قلم کی۔ ان کا کہنا تھا کہ بچپن میں ان کی دادی انہیں والدین کا درجہ ہے، لیکن اس کے باوجود یہاں تک کہا گیا کہ انصاف کی بات ضروری ہے، چاہے پاکستان بھنے کے بعد کیا فرق محسوس ہوتا ہے؟ دادی تمہارے والدین اس کی زد میں آتے ہوں۔

کا جواب تھا کہ پہلے کوئی قتل کرتا تھا تو یہ نہیں سکتا

تعالیٰ ہے:

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار فرق ہو۔“

میری بات کے جواب میں یہ وہ ملک مقیم ایک انتہائی مؤثر یونیورسٹی کے پاکستانی نژاد استاد کہنا آیا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ دین میں خدا کے بعد قیام پاکستان کے قصے سنائی جھیں۔ ایک دفعہ پروفیسر صاحب نے ان سے پوچھا کہ آپ کو پاکستان بھنے کے بعد کیا فرق محسوس ہوتا ہے؟ دادی سور؟ النساء ۱ آیت نمبر 135 میں ارشاد پاری کا تھا لیکن اب پیسے دے کر فک جاتے ہیں۔ اس بھی کیسے جائز ہو گیا؟ انتہائی رنج اور غصہ کی حالت میں پنٹریہ پیش کیا گیا کہ اردنگان کی مخالفت صرف امت مسلم کے خلاف کر سکتے ہیں۔

ایک اور گروپ پر ملک میں

ریاستی اداروں کے قانون

توڑنے کی طرف توجہ دلوائی

گئی تو یہ جواب ملا کہ ہمارے

ریاستی اداروں کی ایسی

پہنچ کا تابع اٹلیا سے

بہت کم ہے۔ یہ مقابلہ میری

ناقص عقل سے بالاتر ہے کہ

چونکہ ہمارے ہاں ہزاروں

اخلاعے گئے اور اٹلیا میں

لاکھوں تو اس لیے اٹلیا پر

تعقید جائز ہے اور ہمارے ریاستی ادارے پر تعقید

غداری۔ میں نے اندازہ لگایا کہ اس قابلیت کے

مسلمانوں کے سامنے قانون اور انسانی حقوق کے

آفی اصولوں کی بحث بکار ہے۔

اصولوں کی آفیت کے حوالے سے ایسے پڑھے

لکھے ہے یہاں اور لوگوں کے سامنے قرآن اور

حدیث کے شرعی و قائمین بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتے



یعنی انگریز کے جانے کے بعد ہم میں جو تبدیلی آتی ہے وہ میں ہے کہ اس کے دور میں رشت دے کرہے سزا سے بچا جاسکتا تھا اور نہ ہی رشت دے کر اپنا کام کروایا جاسکتا تھا۔ انگریز نے تو اب دیاتی طاقت پڑتی ہو فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے لہذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز شرہ و اور اگر تم نے لگی لپٹی نہیں لیکن اس دور میں کوئی انگریز افسر اپنے اختیارات سے تجاوز کر کے کرپشن نہیں کر سکتا تھا۔

اور خدا واسطے کے گواہ ہو، اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زندگوی تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ کام کروایا جاسکتا تھا۔ انگریز نے تو اب دیاتی طاقت کے طور پر ہمیں خوب لوٹا، اس میں تو کوئی دور رائے نہیں لیکن اس دور میں کوئی انگریز افسر اپنے بات کی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکوک جو کچھ



اخلاق کا ذہر امعیار!... کیوں؟ زندگی گزارنے کے رہنمای اصول

پانے کی جگہ ہو یا حق چھیننے کا پاپ قدرت کو کبھی فراموش نہ کرنا۔

طااقت کا فلسفہ طاقت مکھ کمزوری سے فائدہ اٹھانے کے موقع اور صلاحیت کا نام ہے، ورنہ مال اور اختیار کا نام ہرگز طاقت نہیں۔ دُشمن میں پائی چانے والی کمزوری، حالات کا فراہم کروہ موقع اور اس موقع سے فائدہ اٹھانے کیلئے تمہاری صلاحیت، تینوں مل کر طاقت کو جنم دیتی ہیں۔ میکی سبب ہے کہ کمزور کبھی بھیش کمزور نہیں رہتا اور طاقتور کی طاقت کو دوام حاصل نہیں۔ کمزور یاں ہر کسی میں ہوتی ہیں، صلاحیت سے ترقی پاہر کوئی لیس ہوتا ہے، لہس حالات بدلتے رہتے ہیں۔ پس حالات کا بدلتا ہی اصل طاقت ہے اور حالات کو بدلتے والا طاقت کا اصل سرچشمہ ہے۔ لہذا اپنی طاقت کا خالماںہ دبے رحمانہ استعمال بھی نہ کرنا، کیونکہ حالات بدلتے رہتے ہیں۔

قاعدت اور خاتوات

دنیا کا ہر جام، ہر بیانہ بھر جائے تو چھلک جاتا ہے۔ شیر بھی ٹکم سیر ہو جائے تو اپنے ٹکار کی راندہ یو شیاں گدھوں اور جیلوں کیلئے جن کی خاطر ناقہ کے بدے ہے۔ نشیب میں پانی داخل ہوتا رہے تو وہیرے دھیرے بلند یوں کو سیراب کرنے لگتا ہے، حتیٰ کہ بارش کی کثرت میں گندے غلیظ نالے تک اب نہ پڑتے ہیں۔ اپنے چاروں طرف نظر تو دوڑا

بقا کے اخلاقی اصول اپنے حق، بھوک اور بقا کیلئے تو گلی کوچوں میں آوارہ گھومنے والے کتنے بھی آپس میں لڑتے پھرتے ہیں۔ لیکن انسان کا ایسا ذمہ دھن کے رویے درست ہیں؟

کوہ کسی حالت میں بھی غنیادی اخلاقی اصولوں سے روگردانی نہیں کرتا۔ یعنی ظلم کے جواب میں منزل پر وہی پہنچتے ہیں جو بکھرے بغیر پارہ پارہ ہونا جانتے ہوں۔

خودا نے کوئی آتی ہے تو ان کی آنا مجرور ہوتی ہے اور کسی کی بات تسلیم کرتے ہوئے ان کی عزت پر حرف آتا ہے۔ کیا اس قسم کے رویے شاعر اسماعیلی تھے لیکن خوب کہا ہے:

ہر شخص بنا لیتا ہے اخلاق کا معیار
خودا پنچ لیے اور زمانے کے لیے اور آن کے دور میں ہم اپنے اور گرو کے ماحول پر نظر

دوڑا کیں تو ہر شخص کے اطوار اس شعر کی عکاسی کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ یہ انسانی سرشت ہے کہ ہر شخص اپنی بھائی کے متعلق سوچتا اور عمل کرتا ہے۔ ملکیناً اچھا اور بثت پہلو سامنے رکھنا ایک خوش گوار عالم ہے لیکن جب آپ اپنے لیے اچھا سوچتے ہیں تو پھر اپنے دوست احباب کیلئے بھی وہی بات کیوں نہیں سوچ سکتے؟

ہر شخص چاہتا ہے کہ دنیا میں کامیاب حاصل کرے، اس کا معاشرتی درجہ باندھ ہو، عزت و شہرت کی کمی نہ ہو، ہر شخص اس کی مثال دیتا نظر آئے۔ لیکن جب وہ یہ بات سوچتا ہے تو اس کے دل میں یہ خواہش بھی پیدا ہوتی ہے کہ کہیں اس کے کسی ساتھی کو سب پیچرے میں نہل جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو اس کا ساتھی اس کی برا بری کر سکے گا۔ اس طرح اس کی اہمیت کم ہو جائے گی۔

اکثر لوگوں کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہر شخص ان کے ساتھ ادب سے پیش آئے اور ان کی ہر بات پر سرتسلیم فرم کرے۔ لیکن جب بات



جرب نہیں کرتا جن تلقی کے جواب میں حق نہیں مارتا، آخوندی سانس تک چاری رہتی ہے۔ انسان کی تم بھی کبھی اپنے حق کی خاطر ناقہ کے بدے ناقہ نہ کرنا جن پر رہتے ہوئے اگر حق مل جائے تو تمیک ورنہ حق کو چھوڑ دینا۔ کیونکہ قدرت کا بے لاگ انصاف مٹی کے اس ڈھیر تک پہنچتا ہے جس کے نیچے ایک دن انسان کو مر کر جانا ہے۔ حق

حاصل کرنا نصیب نہیں ہوتا، اور جو شعور کی دولت سے محروم ہیں۔ ورنہ جب سے دنیا نی ہے، پچھے پیدا کر کے انہیں پال پوس کر بنچے پیدا کرنا اور پالتے پوستے کے لائق بنا کر مر جانے کا کام تو جانور بھی بطریق احسن کرتے آ رہے ہیں۔

لوگ، معاملات اور توقعات

جس دن تم لوگوں کے علم، خاندانی پس منظر اور ان کی مجبوریوں کو سامنے رکھ کر معاملات کرنے لگو گے اس دن کئی ایک سے تمہارے گلے ٹکوئے ختم ہو جائیں گے۔ کچھ لوگوں پر تمہیں پیار آنے لگے گا اور چند لوگ تمہیں قابلِ رحم نظر آنے لگیں گے۔ ایسے تمام لوگوں کی مدد کرنا، ان پر ٹکم نہ کرنا اور ان کے ساتھ بے رنج سے بیش نہ آنا۔ جو لوگ باقی رہ جائیں، وہ طبعاً بد فطرت ہیں، ان سے احتیاط کرنا۔ خوش قسمتی سے اگر اس کے بعد بھی کوئی بچ جائے تو وہ بیقین طور پر تمہارا ہمدرد ہے، اس کی مدد کرنا۔

پستیاں اور بلندیاں

نشیب کی پستیوں کا کیا ہے، ذرا سا پانی ڈالو تو فوراً اپنا پتا تادی ہیں۔ کمال تو بلندیاں تلاش کرنے میں ہوتا ہے۔ معيار سے گردے ہوئے غلط آدمی کی پیچان با آسانی ہو جاتی ہے۔ اصل ہنر بلند پایہ صحیح آدمی کو تلاش کرنا ہے، خصوصاً سقط الرجال کے دور میں جب ہر طرف دھوکا دی کاراج اور بد گمانی کا رواج ہو۔ مگر جنہیں لوگوں میں عرب تلاش کرنے کی لگتی ہے جیسے صحیح آدمی کبھی نہیں ملتا۔ ایسے مردم بیزار ہمیشہ نشیب کی پستیوں میں گردے رہتے ہیں۔ لوگوں میں خوبیاں تلاش کیا کرو تاکہ جنہیں بلندیاں حاصل ہوں، کیونکہ بلندیوں کی پیچان بلندیوں پر بیٹھ کر ہوتی ہے۔

سیاسی میا خٹھ اور سیاسی قبلے

بچکن سے آج تک بجث اور دلائل کی بنیاد پر قائل ہو کر میں نے کئی سینیوں کو شیعہ اور کئی شیعیان کو سن ہوتے دیکھا ہے، کتنے دیوبندی، بریلوی و احمدیوں کو مسلک تبدیل کرتے دیکھا ہے۔ ہندو، سکھ، یہودی، عیسائی، مجوہی و دہری مسلمان ہو جاتے ہیں یا مذہب بدیل لیتے ہیں۔ لیکن آج تک کسی شخص کو میا خٹھ کی بنیاد پر اپنا سیاسی قبلہ تبدیل کرتے نہیں دیکھا۔ لوگوں کے سیاسی نظریات ہمیشہ وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتے ہیں۔ جب دھیرے دھیرے ہتھیں ان کے سامنے آتے ہیں، جنہیں تعقبات سے بلند ہو کر قبول کرنے میں وقت لگاتا ہے، یہ یکدم کمی



نظر آجائے جو تم نے آج تک نہیں دیکھایا دیکھنا

ہی نہیں چاہتے تھے۔

مقدمہ حیات

اگر تمہیں فکر نہیں کہ کل تمہارے پیچے کھانا کپاں سے کھائیں گے۔ تمہارے پاس اپنے بچوں کیلئے خوبصورت ملبوسات موجود ہیں۔ تم مطمئن ہو کہ تمہارے سر سے چھوٹ کوئی نہیں چھین سکتا۔ جنہیں چاند سورج سے 400 گنا چھوٹا ہونے کے باوجود اس کی روشنی تم تک پہنچنے سے صرف اس کوئی ڈر نہیں کر سکتا۔ پیار ہو جائیں تو علاج کیسے ہو گا۔ تم اپنے بچوں کو معياری تعیین ہا آسانی سہیا

نہیں دیتا کی ہر چیز میں قاعات اور سخاوات نظر آئے گی۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اپنی ضرورت پوری ہونے کے بعد وسرے کی ضرورت پوری کرنے لگتا ہے، لیکن حضرت انسان کا معاملہ بالکل اٹھتا ہے۔ اس کی ”ضرورت“، اس کے ”حاصل“ سے دو قدم آگے چلتی ہے اور اس کا ”حاصل“ مخفی اپنی ”ضرورت“ کے گرد گھومتا ہے۔ اپنے جیسے انسانوں سے بہتر نہیں ہو سکتے تو کم از کم نیاتات، حیوانات اور بے جان اشیاء جیسا بنے کی کوشش تو کرو۔ کم از کم جھوٹی بھرجانے 8 پر تباہی کی عادت ڈالو، اگر تم ایک انسان ہو۔

نکبر



جب لوگ تمہاری بات مانے لگیں، جب لوگ تم سے امید رکھتے لگیں، جب لوگ تمہاری تعریف کرنے لگیں، جب لوگ تمہیں غور سے سننے لگیں۔ تو پھر لوگ بہت چھوٹے نظر آگئیں گے۔ خط عظمت حادی ہونے لگے گا۔ سلام میں پہلی کرنا بھول جاؤ گے۔ کئی کام کرنے میں عار ہونے لگے گا۔ انکارنا قابل برداشت درد دینے لگے گا۔ ہر جگہ اہمیت پانا حق سمجھنے لگو گے۔ اپنی ذات کی بڑائی حد سے بڑھنے لگے گی۔ اختلاف تمہارے اندر، تمہارے پاس اور تمہارے اردو گرد موجود چھوٹی چھوٹی کتنی ہی رکاوٹیں ہیں جنہیں کسی ادنیٰ ترین صورت یہ ہے کہ تم ان کی فکر کر دجو نے بڑے بڑے حقائق تم سے چھار کھیلے ہیں اور نور ہدایت کو تم تک پہنچنے سے روک رکھا ہے۔

میں تم سے تقریباً 400 گنا زیادہ قریب ہے۔ بہترین تربیت کرنا جانتے ہو۔ تو سمجھ لو کہ تمہارا مقدمہ حیات انسانیت کی خدمت کرنا ہے۔ جس کی ادنیٰ ترین صورت یہ ہے کہ تم ان کی فکر کر دجو نے بڑے بڑے حقائق تم سے چھار کھیلے ہیں اور سوچ گرہن کے بعد چاند جب تمہارے اور پر جیتھڑوں کے سوا کچھ نہیں۔ جنہیں رہنے کے مستقل چھت میسر نہیں۔ جو علاج کے ہاتھوں ترپ ترپ کر جان دے دیتے ہیں۔ جنہیں وہ

مسلمان ہمارا دین بھی ہمیں رواداری و مروت کا سبق دیتا ہے اور مسلمان ہماری کیلئے وہی پسند کرنے کا حکم دیتا ہے جو ہمیں خود پسند ہو۔ ایسی صورت میں اس قسم کے ذہرے معیار کے حوالہ اخلاق کی ہماری زندگی میں چدراں گنجائش نہیں۔ اس سے پہلے کہ اپنے مناقاد اخلاق کے باعث ہم کوئی بڑا نقصان الہامیں اور چاہئے والوں کی نفرت کا سامنا کریں، ہمیں ایسے ذہرے معیار سے خجالت حاصل کرنا ہوگی۔

مسلمان بھائی کیلئے بھی پسند ہونا چاہیے اور پھر کسی کیلئے بھی منفی روایے کو اپنے دل میں جگہ نہیں دینی چاہیے۔ لیکن اس کے بر عکس اخلاق کے ذہرے معیار کی مثالیں جگہ جگہ دیکھنے میں آتی ہیں۔ اخلاق کے اس ذہرے معیار کا سامنا ہمیں ہر میدان میں کرنا پڑتا ہے، چاہے وہ اسکوں وکالت میں پڑھنے والے طلباء کے درمیان ہو یا پھر ایک دفتر کے ملازمین کے بیچ، بعض اوقات یہ مظاہر سے اپنے قریبی عزیز و قارب اور دوستوں کے تعلقات میں بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔

اخلاق کے اس ذہرے معیار کے باعث زندگی میں ہمیں کئی تلویح تجربات سے گزرنا پڑتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ لوگ اس قسم کے ذہرے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انسانی نفیسات کی ابتداء بچپن ہی سے ہوتی ہے۔ یقیناً اس روایے کے چیजیں بھی بچپن کی ترغیب یا تربیت کا فرماء ہے۔ ہم ایک اسلامی مملکت کے رہائی ہیں اور اپنے میں ہوتا۔ اگر کوئی توقع کرتا ہے کہ کسی کے پاس بیٹھ کر، دلائل کے انبار لگا کر دو گھنٹے بعد اس کے سیاسی خیالات تبدیل کر دے گا تو وہ یہ تو فٹک ہے۔ اور جو سیاست پر اختلافی مبادلے کی وجہ سے باہمی محبوتوں کو آگ لگاتا ہے، وہ جاہل ہے۔ آزادی، مقربانیاں اور کامیابی موت سے پہلے تک کوئی آفت ایسی نہیں پڑتی جو اشارے، غیر مرمنی احس، غمیر کی شدید پکار۔ سلیمان الفطرت رحمیں ان آثار کو پہچان لیتی ہیں، جبکہ شیطان صفت لوگ سمجھتے ہیں قدرت نے انہیں اچاک آن پکڑا ہے اور سمجھنے کا موقع نہیں دیا۔ اگر تمہارے اوپر غمیر کا بوجہ یکدم بڑھ گیا ہے، چھوٹی موٹی تکلیفیں سپنچنا شروع ہوئی ہیں اور جہاں ہو جانے کا انجانا خوف ستانے لگا ہے تو سلیمان الفطرت ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے پلٹ آؤ، تپٹ ہونے سے پہلے۔

اوہ! ہر کو! ہر دکھ، تکلیف، پریشانی اور مشکل گھڑی تمہاری زندگی اور تمہاری ذات سے اپنا حصہ مانگتی ہے۔ کامیابی کے راستے پر جگہ جگہ اپنے گلزاروں کا تاداں دینا پڑتا ہے اور پھر جب ہم اپنے بارے میں اچھا سوچ رہے ہیں تو منزل پر وہی چکنچتی ہیں جو بکھرے بغیر پارہ پارہ ہونا جانتے ہوں۔ ہاں اگر اپنے وجود کی وحدت عزیز ہو تو حالات کی چیلیں ہی ٹھوکر انسان کوڈھیر کر

قانونی مسائل کا حل

فیملی، وراثت، جائیداد، کرمند اور سول کیسز
میں مشاورت اور معاونت کے لیے رابطہ کریں



کرم ایسوسی ایس
0332-2106386 / 0321-9245247



پاکستان میں مذہبی اقلیتیں سیاسی تہائی کے خاتمے کی منتظر

تاتھم جزاںوالوں کی عسیٰ نگری کے رہائشی اشرف مسجد کی طرح زیادہ تر غیر مسلم و ووڑ آٹھ فروری کو ہونے والے عام انتخابات میں بھی مذہبی اقلیتوں کی موثر تماشندگی کے حوالے سے مایوس دھکائی دیتے ہیں، مذہبی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے ووڑز کی اس مانندوں کو اس سے کوئی غرض ہی نہیں ہے کہ ہم کن

نے میڈیا میں بیانات جاری کرنے اور متناثرین کے ساتھ تصویریں بوانے سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔ ”اقلیتی نمائندے اسلامی کے فورم پر ہمارے حقوق کی بات کرنے سے ذرتے ہیں اور مسلم نمائندوں کو اس سے کوئی غرض ہی نہیں ہے“

تھیں۔ مذہبی اقلیتیں اور متناثرین کے حصول کے حوالے سے تصدیق شدہ تفصیلات کے حصول کے لئے ڈپٹی کمشنر کو رائٹ ٹاؤنفارمیشن ایکٹ کے تحت دی گئی درخواست کا تاثال کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے اور اس کے خلاف پنجاب انفارمیشن کمیشن

کو دوبارہ پڑھی پڑھی پڑھی لئے ڈپٹی کمشنر کو رائٹ ٹاؤنفارمیشن ایکٹ کے تحت دی گئی درخواست کا تاثال کوئی جواب موصول نہیں ہیں۔

وہ فیصل آباد کی تحصیل جزاںوالہ کے علاقے عیسیٰ میں اپلی زیرساعت ہے۔

غمگری کے رہائشی ہیں اور 16 اگست 2023ء تھوڑی طرف پولیس نے ان فسادات میں ملوث

و اسخ رہے کہ ایکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے 20 جون 2022ء کو جاری کی گئی ووڑلٹوں کے مطابق پاکستان میں مذہبی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے ووڑز کی مجموعی تعداد 39 لاکھ 56 ہزار 336 ہے جن میں 21 لاکھ 52 ہزار 143 مرد اور 18 لاکھ 41933 خواتین شامل ہیں، ان میں سنتر فارسٹ شل جس کے ایگر کیلودا ایکٹ کیٹر پیر جیکب کے مطابق اس ملک گیر نہم میں بظاہر تھیں اقلیتوں کے حقوق کی بات کی جا رہی ہے لیکن حقیقت میں یہ تمام شہریوں کے لئے محفوظ اور نفرت سے پاک ایک روشن خیال پاکستان بنانے کی کوشش ہے۔

انہوں نے بتایا کہ اس مہم کے تحت جن بنیادی

نکات پر فوکس کیا گیا ہے ان میں قائد اعظم کی 11

اگست 1947ء کی تقریبی کوئی نصباب میں

شامل کرنے اور آئینی کے آریکل 22 اے کے

تحت اکثریتی مذہب کی تعلیم اقلیتی طلب پر لاگونہ

کرنے، کم عمری کی شادی اور جری تبدیلی مذہب

کی روک تھام اور اقلیتوں کے باختیار و فاقہ و

سوہانی کمیشن قائم کرنے کے لئے قانون سازی

کی ہے کہ گرجاگھروں کی سرکاری خرچ پر تکمین و

آرائش اور بھائی مکمل کی جا چکی ہے اور جن گھروں

کو نذر آتش کیا گیا تھا ان کے رہائشوں کوئی گھرانہ

20 لاکھ روپے امداد میا کی جا چکی ہے، تاہم اس

نیشن پر کم اہمیتی بنتے والے کریم نمائندوں

کے میڈیا میں بیانات جاری کرنے اور متناثرین کے میڈیا میں زندگی اگزارنے پر مجبور ہیں۔“

کوئی آرڈرنگ کی تھیں لیکن پانچ ماہ سے زائد کا عرصہ گزرنے کے باوجود نہ تو کسی ملزم کو ملزم اہوکی ہے اور مکاتبات میں ان کا گھر بھی شامل تھا۔

وہ بتاتے ہیں کہ احتجاج شروع ہونے سے پہلے وہ خلاف فرقہ میں غفلت برتنے پر کوئی حملہ نہیں کا رہا ایسی کی گئی ہے۔

اس میں موجود سامان جل جانے کی لیکن لیکن گھر اور

راٹ ٹاؤنفارمیشن ایکٹ کے تحت فیصل آباد پولیس

سے 22 لاکھ 17 ہزار 141 ووڑز مدد، 16

لاکھ 41 ہزار 835 پنجاب، 46، 115 ہزار

پنجونوں اور 51 ہزار 245 غیر مسلم ووڑز کا علق

بلوچستان سے ہے۔

علاوہ ازیں فیصل آباد میں مذہبی اقلیتوں سے تعلق

رکھنے والے ووڑز کی مجموعی تعداد ایک لاکھ 80 ہزار

پر رہا کر دیا گیا ہے، علاوہ ازیں 263 ملمبوں نے

بعد از گرفتاری ہماتن دائر کی تھی جن میں سے

204 ہٹانٹ پر رہا ہو چکے ہیں جبکہ 44 کی

آتش کیا گیا تھا، اس بارے میں ضلع انتظامی کا

دعویٰ ہے کہ گرجاگھروں کی سرکاری خرچ پر تکمین و

آرائش اور بھائی مکمل کی جا چکی ہے اور جن گھروں

سیاسی نمائندوں اور اقلیتوں کے لئے مخصوص

نشتوں پر کم اہمیتی بنتے والے کریم نمائندوں

تاذلیاں والوں میں رہائش پیدا ہیں۔

کے مطالبات شامل ہیں۔

”اس مہم کے تحت ملک بھر کے شہروں اور دیہات میں پہلے مقامات پر آگاہی بیانز لگائے جارہے، انتسابی انتخابات میں اقیتوں کو درجہ میں شامل کو موضوع بحث بنانے کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے اور لوگوں کو موٹو یوت کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے رائے پر میونیشن میڈیا پر پوسٹ کریں۔“

ان کا کہنا تھا کہ اگر مذہبی اقیتوں سے تلقن رکھنے والے وہڑا ایکش میں فعال طور پر حصہ لیں گے تو منتخب نمائندگی کے تین انتخابات پورے اسکی مذہبی اقیتوں کے لئے تین نشستیں منعقد کرنے میں سمجھی گئیں گے۔

پہنچ کے تین کی مذہبی اقیتوں کے لئے جب علاوہ ازیں ایکش ایکٹ 2017ء کے سیکیش 48 میں بننے والے دوسرے آئین کے علاوہ 1962 میں بننے والے متفقہ آئین میں بھی مذہبی انتخاب کے لئے مختلف اداروں کو غیر مسلموں کے اندر اراج کے لیے خصوصی اقدامات کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، اسی طرح سیکیش 104 میں سیاسی جماعتیں کے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے کاغذات نامزدگی کے ساتھ غیر مسلم امیدواروں کی ترجیح فہرست میں اور خصوصی نشتوں کو کر کرے کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم زیادہ تر سیاسی جماعتوں میں خصوصی نشتوں پر نامزدگی کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے۔

”مذہبی اقیتوں کے لئے جب شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بہتر حکمت عملی نہیں ہے، اس کی وجہے میں خصوصی نشتوں پر انتخاب کے لئے امیدواروں کا پارٹی کی سطح پر بنانے میں مددوہ سکتا ہے۔“

ان کا کہنا تھا کہ دوہرے دوٹ کا مطالہ ہے، ایک اس اضافہ کے گا جبکہ اقیتوں کی بکھری ہوئی آبادی کو دیکھتے ہوئے الگ حلقہ بند یوں کی تھیکیل بھی ایک منانہ ہو گا؛ ”بہتر یہ ہے کہ سیاسی جماعتیں مذہبی اقیتوں کے لئے خصوصی نشتوں پر نامنندوں کا انتخاب قابلیت کی بنیاد پر کریں تاکہ وہ قانون ساز اداروں میں بہتر نمائندگی کر سکیں۔“ ”مخلوط انتخاب کا تقاضا ہے کہ سیاسی جماعتوں پر غیر مسلم امیدواروں کو نکلکٹ جاری کریں تاکہ ان کی قوی دھارے میں شمولیت تینی بنائی جاسکے۔“

”سنده میں پہنچ پارٹی نے گزشتہ ایکش میں کچھ طقوس سے جزو نشتوں پر غیر مسلم امیدواروں کو نکلت دیتے تھے اور ان میں سے تمی ایک اسی اضافے کے طبق مذہبی اقیتوں کی کارروائیوں کو خفیہ ریکارڈ ہتھیار لے جائیں گے۔“

”سنده میں پہنچ پارٹی کی طرف سے ایک میکی کو پنجاب اسکی انتخاب کے طبق میں امیدوار بنایا گیا ہے۔“ ”دوسری سیاسی جماعتوں کو بھی اس معاملے میں پہنچ پارٹی کی

اکیشن کریٹیبل ”کے عنوان سے لکھی گئی خصوصی رپورٹ کے مصنف سینٹر صافی اور ایکشن مبصر طاہر مہدی کے مطابق اس مسئلے کو اولین بار میں رانج پسمندہ طبقات کی سیاسی نمائندگی کے نظام کو پانی کر جائی جا سکتا ہے۔

”543 رکنی پارلیمنٹ (لوک سبجا) میں 543 دلوں کے لیے 84 اور شیڈ ولڈ کاٹ کے لیے 47 نشستیں خصوصی ہیں۔ تمام نشستیں جغرافیائی طقوس سے مطابقت رکھتی ہیں جو یکساں اصولوں اور طریقہ کار کے تحت مجتمع کی جاتی ہیں اور پھر زیادہ سے زیادہ نشستیں دلوں اور شیڈ ولڈ کاٹ کی تجھیت کی تھی۔“

”یہ آبادی والے طقوس کے لیے خصوصی کی جانب سے زیادہ آبادی والے طقوس کے لیے خصوصی کی جاتی ہیں۔ ان طقوس میں انتخابات ایک شخص ایک دوٹ کے اصول کے تحت ہی ہوتے ہیں۔“ ”نظام ووٹوں کو ذات پات یا مدد ہب کی بنیاد پر تقسیم کیے بغیر منتخب ایوانوں میں پسمندہ افراد کی موجودگی کو لینے بناتا ہے۔“

علاوہ ازیں یہ نظام سیاسی جماعتوں کو بھی مجبور کرتا ہے کہ وہ پسمندہ طبقات کی اپنی سیاسی جماعت میں شمولیت تینی بنائیں جس کے نتیجے میں مذہبی اقیتوں سے تلقن رکھنے والے افراد کو اپنے طقوس میں حصہ لیا جائیں گے۔

”یہ کہہ کر دوڑا کام کرنے والے وکیل انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والے وکیل عاصف جیل یا وکیٹ سمجھتے ہیں کہ مذہبی اقیتوں پاکستان میں طویل عرصے سے سیاسی تھہائی کا شکار ہیں جس کرنے کے لئے انتخابی عمل اور آئین میں اصلاحات کی شدت سے ضرورت ہے،“ ”مذہبی اقیتوں کو اسکیوں میں حقیقی نمائندگی کی ضرورت ہے جو چند خصوصی افراد کی خصوصی نشتوں پر پارہار تقریر میں ملکن جیں ہے، پاکستان اس وقت تک جیسے ہے۔“

”بھروسی معاشرہ نہیں بن سکتا ہے جب تک کہ ریاست اور مدد ہب کو الگ الگ جیں کیا جاتا ہے۔“ ”ایک خصوصی دست کے لیے مشترک انتخابات کے وقت یہ نظام ختم کر کے مذہبی اقیتوں کے لئے جدا گانہ انتخاب کا نظام راجح کر دیا گیا جو 1997ء کے عام انتخابات تک جاری رہا، بعد ازاں 2002ء میں جزو انتخاب کا طریقہ ختم کر کے دوبارہ مخلوط انتخاب اور خصوصی نشتوں کا نظام راجح کر دیا گیا جو تاحال جاری ہے۔“

”اگرچہ یہ نظام منتخب ایوانوں میں غیر مسلم ارکان کی موجودگی کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی تینی بنائی جائے۔“ ”ایک خصوصی دست کے وقت کے لیے انتخابی اصلاحات کے وقت یہ اجراء داری حاصل نہ ہو، تاہم بہت سے غیر مسلم ووٹر خصوصی نشتوں پر منتخب ہونے والے غیر مسلم نمائندوں کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ مذہبی اقیتوں کے لئے خصوصی نشتوں کا فائدہ غیر مسلم اشرافیہ اخراجی ہے، اس طرح قانون ساز اسکلیوں میں مذہبی اقیتوں کی موثر نمائندگی کا مسئلہ تاحال اقیقی نمائندوں کے انتخاب کے طریقہ کار کے گرد گھوم رہا ہے۔“

”ان کا مانا ہے کہ اس عمل سے جہاں قانون ساز اسکلیوں میں مذہبی اقیتوں کی موثر نمائندگی تینی بنائی جائی ہے وہیں ان اقدامات سے پاکستان میں جمہوریت اور سماجی و مذہبی ہم آہنگی کو بھی فروع ملے گا۔“

”میں انگریز راج کے دوران مسلم سیاسی قیادت کے مطلبے پر لکھنؤ یا لکھنؤ کے تحت بر صیری میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کے لئے جدا گانہ انتخاب کا طریقہ مخالف اکتوبر 1947ء کی تھا۔“

”میں 50 فیصد اور بنگال میں 40 فیصد نشستیں منعقد کیے گئی تھیں، تاہم قائم پاکستان کے بعد بننے والی پہلی آئین ساز اسکلی کے اراکین میں شامل 10 غیر مسلم نمائندوں نے مذہبی اقیتوں کی نمائندگی کے لئے مخلوط انتخاب کا طریقہ اختیار کرنے کی تجھیت کی تھی۔“

”یہ آئین کے آرٹیکل 51(4) کے تحت اقیتوں کے

لیے قوی اسکلی میں دس نشستیں منعقد ہیں جبکہ آرٹیکل 106 کے تحت سندھ اسکلی میں، پنجاب اسکلی میں آٹھ، خیبر پختونخوا اسکلی میں چار اور بلوچستان اسکلی میں مذہبی اقیتوں کے لئے تین نشستیں منعقد کرنے میں سمجھی گئی دکھائیں گے۔“

”پہنچ کے تین کی مذہبی اقیتوں کے لئے جب علاوہ ازیں ایکشن ایکٹ 2017ء کے سیکیش 48 میں بننے والے دوسرے آئین کے علاوہ 1973 میں بننے والے متفقہ آئین کی مذہبی اقیتوں کے لئے مختلف اداروں کو غیر مسلموں کے اندر اراج کے لیے خصوصی اقدامات کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، اسی طرح سیکیش 104 میں سیاسی جماعتیں کے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے کاغذات نامزدگی کے ساتھ غیر مسلم امیدواروں کی ترجیح فہرست جو کروائیں اور خصوصی نشتوں کو کر کرے کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم زیادہ تر سیاسی جماعتوں میں جو بھروسی نشتوں پر انتخاب کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے۔“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کی نمائندگی میں بہتری کا الگ سے تجویز غیر

منصفانہ ہے۔“

””مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

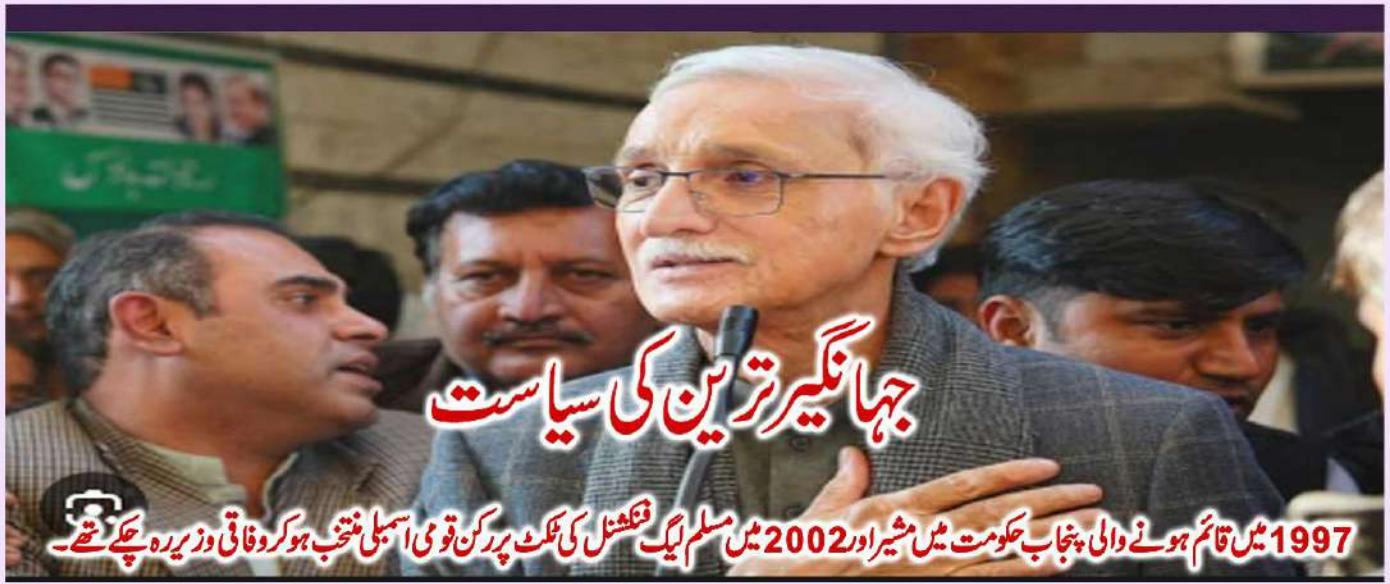
کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“

”مذہبی اقیتوں کے لئے جو بھروسی نشتوں کو کر کرے

کے لیے تفصیلی طریقہ کار بھی فراہم کریں، تاہم

”شاخت کو بنیاد بنا کر نمایاں ہونا چاہیے میں جو بھروسی نشتوں کے لئے کوئی واضح طے شدہ طریقہ کار نہیں ہے،“



جہانگیر ترین کی سیاست

1997 میں قائم ہونے والی پنجاب حکومت میں مشیر اور 2002 میں مسلم لیگ فتحیل کی تکلیف پر کن قومی اسمبلی منتخب ہو کر وفاقی وزیرہ چکے تھے۔

2024 کے ایکش انہوں نے دو حلقوں سے لڑے، ایک حلقة این اے 149 ملٹان اور دوسرا حلقة این اے 155 لوڈھراں۔ دونوں سیٹوں پر مشتملہ رہے اپنے قریبی تعلق کی بدولت حسب منظہ حلقة بندیاں کرتے میں کامیاب رہے، ملٹان کی نسبت لوڈھراں کی نیشت پر اپنا توکس زیادہ رکھا، یہاں پر تحریک انصاف کے سابق رکن قومی اسمبلی اور مضبوط امیدوار میں شفیق آرائیں نے ایک ویڈیو پیغام میں انتخابات میں حصہ لینے سے ذاتی وجوہات کی بنارس معدودی خالہ کری۔

ان کے بعد تحریک انصاف نے پیر اقبال شاہ کو اپنا امیدوار نامزد کیا، یہ وہی پیر اقبال شاہ ہیں جنہوں نے مسلم لیگ نواز کی نکت پر 2018 کے ضمنی انتخاب میں جہانگیر ترین کے بیٹے علی ترین کو بخت سے دوچار کیا تھا، جیران کن طور پر انہوں نے بھی ویڈیو پیغام کی صورت الیکشن سے استمراری کا اعلان کیا، اسی حلقت سے تحریک انصاف کی دوسرا نامزد کروہ امیدوار عرفت سومو نے الیکشن ڈے سے پہلے جہانگیر ترین کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

ایشیں میم کے خاتمے سے محض ایک دن پہلے تمیر کیک
انصاف نے راؤ محمد قاسم کو اپنا امیدوار نامزد کر دیا،
راو محمد قاسم ایک غیر معروف مزدور پیش آمدی جس
نے بھٹکل چند گھنٹے اپنی کمین کی ہو گئی، پچاس بڑا
سے زائد دوڑ لیکر جہاں گیر ترین کی ناکامی میں اپنا
سامنے ضرور ڈال گیا، جہاں گیر ترین لوڈھراں اور
ملتان کے دونوں حصوں سے بھاری مار جن سے
ہارنے کے بعد یا سست سے مکمل دستیرداری کا
اعلان کر پکے ہیں۔

بانی پیٹی آئی نے خود کو اور اپنی حکومت کو اس سکیم میں سے بچانے کے لیے جہاں گیر ترین کوفر بان کرنے کا ایسا غیر انسانیہ فصل کیا، جس کے نتیجے میں پوری ترین فیصلی بشوں ان کے اکتوبر میں علی ترین سیاست ان کی بیٹھیوں تک پر مقدمات کی بھرمار کر دی گئی، چنی سکیم کی تحقیقات کے سلسلے میں FIA کی جانب سے جو ذات آمیر سلوک جہاں گیر ترین، اُنکی فیصلی اور ملازمین کے ساتھ روا رکھا گیا اس کے نتیجے کے طور پر جہاں گیر ترین نے بانی پیٹی آئی سے اتنی راہیں جدا کرنے کا فصلہ کر لیا۔

پہلی شہر کہاوات ہے: جبکی کے دن بڑے کبھی کی
رات تین
یہی است میں وقت کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، اب کی
بار وقت اور حالات بانی پیٹی آئی کے خلاف ہو
چکے تھے، اب وار کرنے کی باری جہاں گیر ترین کی تھی
ورتین صاحب نے بھر پورا کیا بھی جس کی وجہ
سے بانی پیٹی آئی کو وفاق پر بخاپ کی حکومتوں
سے باہر ڈھوندا پڑے، جہاں گیر ترین نے اپنی تذلیل
کا خوب بدل لیا، تاہم ایک روایت پسندیا ستدان
کے طور پر جہاں گیر ترین نے بانی پیٹی آئی کی ذات
سے متعلق کسی قسم کے منفی یا ہنگامہ تبصرے سے
گزر کیا۔

گرشنہ برس تحریک انصاف کے اپنے پرانے ساتھی علیم خان کے ساتھ مل کر اپنی سماں جماعت اتحاد کام پاکستان پارٹی کی بنیادوں ای، ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے والے پیشتر اکان کا تعلق خود انہی طرح پاکستان تحریک انصاف سے رہا تھا، گرچہ اپنی جماعت میں تمام طبقات کیلئے نہایت ارشاد اور حدا تک منشور پیش کیا، پھر بھی ان کی بنائی جماعت کا عمومی تائیرنگز پارٹی کا ہی رہا۔

رچاگیر ترین ہی باتا کیں، تاہم قرآن قیاس ہی کے خود بانی پیٹی آئی اور ان کے مشیر خاص اور بیل سکرٹری اعظم خان، جو چاگیر ترین کی وفاقيہ میں شامل ہونے کے باوجود اتنی زیادہ
بلائیکس اور موتھنی کا شکار ہو چکا تھا۔

یہیں میں رپورٹ ہوئی تھیں کہ مطابق جب
چنانچہ ترین نے تحریک انصاف کے منتخب اداکیں
رسیاسی اتحادیوں کے معاملات سے متعلق براء
است احکامات و فاقی چور و کریمی کو جاری کرنا
دوع کے تو ایک دن وزیر اعظم کے پسل بکری شری
ظلم خان نے چنانچہ ترین کو اپنا مشہور زمان جملہ کہا
میلک میں بیک وقت دوزو راعظ نہیں ہو سکتے۔

ہر اذاتی خیال ہے کہ اعظم خان اس وقت کے ریاست عظمیٰ آشیر بااد کے بغیر احتیٰ بیوی بات کہنے کی رات نہیں کر سکتے تھے، باخرا لوگوں کے مطابق اس حق کے بعد بانی پیٰ آئی اور جہا نگیر ترین کے میں دوریاں پیدا ہوتا شروع ہو چکی تھیں، بانی پیٰ آئی کے مغلیں ان پر یہ الزام لگاتے آئیں لہ وہ اپنی جماعت میں قابل اور مقبول دوسری سڑح کی شخصیات سے بہت جلد عدم تحفظ کا شکار ہو جاتے ہیں، پنجاب اور پختونخوا میں عثمان بزدار اور نسود خان ایسے کمزور افراد کی انتی ایہم عبدوں پر

یعنی اس تاثر کو تقویت دیتی ہے۔
و دروان چینی کے بھر جان اور چینی کی برآمدات
لے ہوئی بیٹھا بلگیلوں کے نتیجے میں سامنے آئے
لے کیمپنل کو میدیا اور اپوزیشن تحریک انصاف کی
کوہوم اور خاص طور پر وزیر اعظم کے جہانگیر ترین
سے ذاتی تعقیل اور جہانگیر ترین کے چینی کے
کاروبار سے نسلک ہونے کی وجہ سے شدید تقدیک کا

بانی پیٹی آئی کا قوی سیاست میں عروج کا نقطہ آغازی چالا گیر ترین کے میں سیاسی عروج کا زمانہ تھا، ایک کامیاب کاروباری شخصیت اور جدت پسند کاشکار کی حیثیت سے ترین صاحب افتخار کے ایوانوں میں کوئی اجنبی شخصیت کبھی نہ تھے، 1997ء میں قائم ہونے والی بنیاب حکومت میں میشرا اور 2002ء میں مسلم لیگ نتشیل کی تکمیل پر رکن قومی اسمبلی منتخب ہو کر قوی و وزیر رہے کے تھے۔

چہاٹگیر ترین کا نام 2014 میں مشورہ زمانہ دھرنے کی بدولت زبانِ زد عالم ہوا، اس میں کوئی تک نہیں کہ چہاٹگیر ترین نے 2018 میں تحریک انصاف کی حکومت قائم ہونے تک بانی پیٹی آئی اور ان کی جماعت کو بھرپور سیاسی اور مالی مدد فراہم کی، بدستوری سے 2017 میں میان نواز شریف کی اعلیٰ عدالت سے ہوئی نااہلی کے باعث چہاٹگیر ترین بھی جنہیں ہاتھ شارکے یہ لندن ایکٹ کی نذر ہو کر انتخابی سیاست سے آوث ہو گئے، تاہم وفاق اور بالخصوص پنجاب میں تحریک انصاف کی حکومت بخواہنے میں بطور "پاور بر وکر" ترین صاحب کے کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتے، انہیں تحریک انصاف میں سائی گاؤ فارڈ کی حیثیت حاصل تھی۔

بانی پیٹی آئی کے غیر سیاسی مزاج اور اپنی اس وقت
کی جماعت تحریک انصاف کے سب نے ملیاں
پادر بروکر کی مشینت سے حکومتی اخراجی اور تحریک
النصاف کے پیشہ نجت بر اکیں جا لگر تین سے
قریب اور اعلیٰ کو زیادہ اہمیت دیتے تھے، وہ کہتے
ہیں نا، ”پاست کے سینے میں دل نہیں ہوتا“

ان کا مکین اثر و رسوخ تحریک انصاف کی باقی لیڈر
شپ پیشوں سابق وزیر اعظم کو غیر محبوس انداز میں
کھکھانا شروع ہو گیا، حقیقت حال تو بانی پیٹی آئی



طبقاتی کشناش اور نوجوان

معاشرے میں جو عدم توازن پایا جاتا ہے وہ اخلاقی زوال کا ایک بڑا سبب ہے

ذلت اور نامرادی کا باعث ہے۔ جو لوگ حد سے زیادہ محمود نمائش کی طرف مائل ہوں ان کی اولاد کی تربیت بھی اس لصعن کی لپیٹ میں آ جاتی ہے۔ اسی صورت میں گھر میں امن ہو گانہ سکون اور نہیں خیرو برکت۔

آج کا نوجوان جب اپنا معاہدہ مالی طور پر خود سے بہتر لوگوں سے کرتا ہے تو ہمی خلق شار اور خلبان کا شکار ہو جاتا ہے۔ ہمارے نوجوانوں کے اردوگرد میڈیا اور شوبز کی مصنوعی پکاچوند، سوشل نیٹ ورنگ سائنس اور ایپ پر مہاذی زندگی کے شاپکار ہوتے ہیں۔ اپنی فضیلت اور برتری کا احساس اُنھیں اخلاقی پہنچ کی طرف دھکیتا ہے۔ سادگی اختیار کر کے اس قسم کی سمجھی برائیوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ سادگی کے ساتھ اعتدال کی بھی بہت اہمیت ہے۔ اس کے دل میں بھی وہ سب کچھ حاصل کرنے کی خواہشات کو روئیں لینے لگتی ہیں، جس کے باعث بے کلی اور بے چینی میں موجود ہیں، جن کے سامنے وہ خود کو کامیابی کا خیرو محصور کرتے ہیں۔ اس کے دل میں بھی وہ سب اضافہ ہوتا ہے۔ اگر اس احساس کو ثابت طریقے سے اپنی کامیابی کے لیے استعمال کیا جائے تو کوئی مضاائقہ نہیں، لیکن یہ اخطراب کیفیت بسا اوقات غلط راہوں کے انتساب اور زندگی کے سکون کو بر باد کرنے کا باعث بنتی ہے۔ اگر آپ سادگی کے عالم ہیں تو ایسے خیالات آپ کو خلفتار میں بٹلا نہیں کرتے۔ جس کے باعث کئی علیمین جرم اُنم و جنود میں آتے ہیں۔ آدمی اپنے آپ کو احساسات کی دور رہ کر خود کو پر سکون محصور کریں گے۔ جس گھر متوازن زندگی کے لیے ضروری ہے کہ سادگی کو پہلی جائے اور اعتدال پسندی کا مظاہرہ کیا جائے۔



رہتے ہیں۔ اس مقابلے میں وہ تمام طریقے ہے۔

لوگ عموماً سوسائٹی میں اپنے لیے نامنہاد انجامات حاصل کرنے کی غرض سے بہت تنگ و دو کرتے ہیں۔ محمود نمائش میں وہ اس قدر آگے بڑھ جاتے ہیں کہ ان کو خیر و غرور کا احساس ہونے لگتا ہے، ان کے ذہن سے اعتدال کا خیال لکھ جاتا ہے۔ یہ

لوگ نیاز مندی، عاجزی اور ایکسری سے عاری ہوتے ہیں۔ اپنی فضیلت اور برتری کا احساس اُنھیں دھکیتا ہے۔ سادگی کے ساتھ اعتدال کی احتیاط کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔ اس حاصل کی جائے گوناگون معاشرتی برائیاں بھیجتی ہیں۔ سادگی کو نہ اپنائے والے ناٹھرے پین کا شکار رہتے ہیں۔

آسائشات کی کمی کا شکھوہ ہر وقت ان کی زبان پر رہتا ہے۔ اپنا معیار زندگی بلند کرنے کی خواہش بہم دے والے ہیں۔ محمود نمائش کے جذبے کو تکین دینے کیلئے وہ دن اور رات کا چینن و سکون برباد کر دیتے ہیں۔

وقت ان کے دل میں کوڑت لیتی رہتی ہے۔ بعض مووجودہ دور تہائیت سبک رفتار بے کوئی کا دور ہے۔ ایسے میں احساس محرومی اور کامیابی کا خیال ہوتی انتشار کا باعث بنتا ہے۔ اگر آپ سادگی کے عالم ہیں تو ایسے خیالات آپ کو خلفتار میں بٹلا نہیں کرتے۔ جس کے باعث کئی علیمین جرم اُنم و جنود میں آتے ہیں۔

آدمی اپنے آپ کو احساسات کی کوادور دیکھنے کی وجہ سے ذرا اوچا کر لے تو جنم کی آسائشوں کا نقدان اسے پریشان نہ کر سکے گا، ایسے گھر میں سادگی ہوگی، وہ جنت کا گلہا کھلائے گا، زیادہ جسمانی راحتی سے محروم رہ کر بھی ایک

مطمئن زندگی برسکی جاسکتی ہے اور یہی سادگی میں انتشار نہ ہوگا۔ رحمت ہوگی، رحمت و کلفت نہ ہوگی۔ سادگی کا فائدان خیرو برکت سے محرومی،

شایان تمیل معاشرتی عدم توازن کو سادگی اختیار کر کے دور کیا جاسکتا ہے۔

آج معاشرے میں جو عدم توازن پایا جاتا ہے وہ اخلاقی زوال کا ایک بڑا سبب ہے۔ اس عدم توازن کو سادگی اختیار کر کے کافی حد تک دور کیا جاسکتا ہے۔ سادگی ایک ایسی روشنی ہے جس پر جمل کر

طبقاتی کشناش کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

احساس کمزوری یا احساس برتری بھی سادگی کو نہ اپنائے کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ سادگی کو نہ اپنائے والے لوگ محمود نمائش کے شکھنے میں جذبے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی فطرت میں خود نمائی ہوتی ہے جس کے باعث وہ ہمیشہ احساس محرومی اور کامیابی کا شکار رہتے ہیں۔

آسائشات کے جذبے کو تکین دینے کیلئے وہ دن اور رات کا چینن و سکون برباد کر دیتے ہیں۔

مووجودہ دور کا انسان ہر کام مختصر وقت میں کرنا چاہتا ہے، اس طرح کا انداز گلکر کسی بھی طریقہ مدد اقدام نہیں ہے۔ مصروف زندگی میں گھنٹوں کھیل کوادور دیکھنے کی وجہ سے باقاعدہ فضول بالوں میں وقت برباد کر دیتے ہیں۔

زیادہ جسمانی راحتی سے محروم رہ کر بھی ایک دوسروں کو اپنام مقابلہ کرنے کی کوشش میں خود کو ہٹکان کے



گھر بیو با غصچے: مہنگائی اور غذا کی کمی کے مسئلے کا بہترین حل

ماہرین کا مانتا ہے کہ اگر لوگ اپنے گھروں میں اونچی زمین پر زیادہ سے زیادہ مخفف اقسام کے پھل اور سبزیاں اگائیں اور مرغ غیال رکھیں، تو کم سے کم وہ غذا کی کمی کا ہذکار نہ ہوں گے۔ موجودہ حکومت نے درختوں کی کمی پر قابو پانے کی مخفف کوششیں کیں، جن میں دس بلنڈن درخت لگاؤ، ہم شامل ہے۔

بچت کرنے اور آمدن بڑھانے کا ذریعہ ایک طرف گھر بیو با غصچے سے بچت بھی ممکن ہے۔

ہمارے گھروں میں آمدنی کا بڑا حصہ کچن کی اشیاء خریدنے کے کام آتا ہے۔ جب روزانہ کی سبزی گھر ہی سے مل جائے تو یہ رقم بخچ جائے گی۔ اور سبزیوں کو مختلف گھر بیو نوکوں میں استعمال کر کے بھی بچت ممکن ہے۔

دوسری طرف زائد پودوں اور سبزیوں کا کاروبار آمدن بڑھانے کا ذریعہ بھی ہے۔ یہ پودے مختلف فائدے ہیں، ویسے اس کی خوبی کمی، چھر کو بھگانے میں کاراً آمد ہے۔ جس کرے میں اس کا گلارکھا ہو چھر وہاں سے بھاگ جائے گا اور انسان ملیریا اور ڈینگی جیسے امراض سے بچ سکتا ہے۔ علاوه ازیں پودے فضا میں آسیکھن خارج کرتے ہیں اور کاربین ڈائی آس کسی بیٹھنی بری ہوا کو جذب کر کے ہمارے گھروں کو فضائی آلودگی زمانہ قدیم سے حسن کو نکھارنے کیلئے گھر بیو نوکوں سے پاک کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

میں بھی سبزیاں استعمال ہوتی آئیں۔ ان سبزیوں سے مختلف یہوئی مصنوعات گھر پر تیار کر کے ان کا کاروبار فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

ایک مرتبہ گھر بیو با غصچے کا تجربہ ضرور کیجئے اور بے شمار فوائد حاصل کیجئے۔

مجموعی محنت بہترین نے کا ذریعہ گھر بیو با غصچے کو باور چی خاصہ با غصچے بھی کہتے ہیں۔ یہ با غبانی ایک زبردست مخلوق ہے جو انسان کی جسمانی، روحانی اور ہیئتی محنت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ صدیوں سے انسان اپنے گھر میں سبزیاں اگاتا آیا ہے تاکہ اپنی غذا کا بندوبست کر سکے۔ سبزیاں بیماریوں کا پیش خیسہ ہوتی ہے۔ گھر میں اگنے والی راز بھی۔ یہ تھوڑی سی زمین یا گللوں، ڈبوں، پلاسک کی بیتوکوں اور لکڑی کے کریش میں کاشت کی جاسکتی ہے۔

پندرہ مالک میں بچا سیصد سے زیادہ حاملہ خواتین فولاد کی کمی کا باعث خون کی کمی کا شکار ہوتی ہیں، جبکہ فولاد سبزیوں میں وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ گھر بیو با غصچے غذا کی کمی کے مسئلے کا بہترین حل ہے۔ یہ طرح حدیث سے کدو کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ علیگین دل کو مضبوط کرنے والی سبزی کو ان کی غذا کی طبی افادیت کی بنا پر "حافلی غذا" کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان میں محنت کو برقرار رکھنے اور جسم کی بہترین نشوونما کیلئے تمام ضروری غدائی میں "میری امت اگر یقینی کو فوائد کو بھج لے تو اسے سونے کے ہم وزن خریدنے سے بھی دریغ نہ کرے۔ آج ہمیں معلوم ہے کہ یقینی میں نظام غذا اور علاج میں بھی سبزیوں کی افادیت مسلسلہ تغذیہ کے مختلف امراض مثلاً دمہ، دل کے امراض، زکام اور کمی دوسری بیماریوں کیلئے شفایہ ہے۔

علاوه ازیں ریگ برگی سبزیوں کے پودے گھروں ایک طرف خلک سالی کا باعث ہے، ویسے دوسری طرف شدید بارشوں، سیالابوں اور طوفانوں سے جاہیوں کا باعث رہی ہے۔ پاکستان میں پچھلے کمی اضافہ کرتے ہیں۔ دن بھر پودوں پر اڑتی ریگ برگی تھلیاں اور پندرے اپنی مسحور کمن آوازوں سے ماحول میں سرو ہبڑ دیتے ہیں۔

نجی نے درخت لگانے کی بڑی تاکید کی ہے اور ایک بنیادی جزو ہیں۔



تکنیکی تعلیم ضروری ہے

تکنیکی تعلیم کی جانب پیش قدمی سے ہماری قسمت بدل سکتی ہے۔

پروگرام شروع کیے جائیں بلکہ ملک بھر میں اسی
نشیمر ہم کا آغاز کیا جائے جس سے طلباء عینکی تعلیم
کی اہمیت کو سمجھ کیں۔ جب تک ملک بھر کے
نوجوانوں میں عینکی تعلیم کی اہمیت کو اجاگر نہیں کیا
جائے گا اس وقت تک ملک سے بیرون ڈگاری کا
خاتمہ نہیں ہوگا۔ کوئی کرنے والے طلباء کے لیے
پالیسی کو مزید سخت بنانا ہوگا تاکہ ان پلامعاوضہ
کو روشن کے ساتھ مل مفت دلی بے رحم والا حال
نہ ہو۔ حکومت اور عوام مل کر اگر مجیدی سے اس
 جانب توجہ دیں کہ ملک کے نوجوانوں کو عینکی تعلیم
دی جائے اور ہر مندوں نیا جائے تو وہ وقت دور نہیں
جب ہم بھی ترقی کی منازل طے کر جائیں گے۔
ہمیں اپنے اسکولی ستم درجے کے تعلیم نظام میں
بھی تبدیلیاں کرنا ہوں گی۔ عینکی کورس اسکول یوں
پڑھی متعارف کرنا ہوں گے اور ہم وہم کے طلباء کو
بھی رئاستم سے ہٹا کر عینکی تعلیم کی جانب مائل
کرنا ہوگا۔ عینکی تعلیم ہی سے دنیا نے ترقی کی اور
عینکی تعلیم کی جانب ہماری پیش قدمی سے ہماری
بھی قسمت بدلتی ہے، مس اقدامات مجیدی سے
کرنا ہوں گے۔

معمولات زندگی بہتر انداز میں گزارہے ہیں۔
اس دور میں یہ ثابت ہے، ہو گیا کہ اقتصی ہبزروں کی آبادی
بہیت کے حال پاکستان کے صوبہ سندھ کی آبادی
میں نصف فیصد سے زیادہ نوجوان ہیں، جہاں یہ
اس صوبے کی خوش بخشی ہے وہیں یہ بات بھی حیران
کرن ہے کہ ان نوجوانوں کی اکثریت بے روزگار
ہے۔ نوجوانوں کو ملک ہر میں ملازمتیں فراہم کی
جائیں یہ آسان نہیں، لہذا بھرپور طریقہ کاریبی
ہے کہ نوجوانوں کی اکثریت ہبزمند ہو اور اپنے
لیے خود روزگار کے موقعے حاصل کرے۔ اسی
طرح یہ ہبزمند افراد چھوٹی پیمانے کے کاروبار
کر کے اپنے روزگار کے حصوں کے ساتھ ساتھ
دوسرے افراد کیلئے بھی روزگار کا باعث بن سکتے
ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ حکومت کی توجہ اس
نوجوان افراطی قوت کی جانب بالکل بھی نہیں
ہے۔ برائے نام چند پروٹکٹس نوجوانوں کے لیے
شرروع کیے جاتے ہیں، جن میں سے اکثر کربیش کی
نذر ہو جاتے ہیں اور نوجوان ہمیشہ کی طرح غالباً
با تحفہ رہ جاتے ہیں۔

معمولات زندگی بہتر انداز میں گزارہے ہیں۔ اس دور میں یہ ثابت ہے، ہو گیا کہ اقتصادی بہتر دعالت ہے۔ اہمیت کے حوال پاکستان کے صوبہ سندھ کی آبادی میں نصف فیصد سے زیادہ نوجوان ہیں، جہاں یہ اس صوبے کی خوش بخشی ہے وہیں یہ بات بھی حیران کرنے ہے کہ ان نوجوانوں کی اکثریت بے روزگار ہے۔ نوجوانوں کو ملک بھر میں ملازمتیں فراہم کی جائیں یہ آسان نہیں، لہذا بہترین طریقہ کاری بھی ہے کہ نوجوانوں کی اکثریت بہتر مدد ہو اور اپنے لیے خود روزگار کے موقعے حاصل کرے۔ اسی طرح یہ بہتر مدد افراد چھوٹے پیمانے کے کاروبار کر کے اپنے روزگار کے حصوں کے ساتھ ساتھ دوسروں افراد کیلئے بھی روزگار کا باعث بن سکتے ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ حکومت کی توجہ اس نوجوان افرادی قوت کی جانب بالکل بھی نہیں شروع کیے جاتے ہیں، جن میں سے اکثر کرپشن کی نذر ہو جاتے ہیں اور نوجوان بھیش کی طرح غالباً تاحدرہ جاتے ہیں۔

یہاں سب سے اہم بات یہ ہے کہ نہ صرف حکومت کی جانب سے نوجوانوں پر خصوصی توجہ دی جائے اور ملک میں نوجوانوں کے لیے علیکیں تعلیم کے میں اضافہ ہوگا۔ جب بھی بیرونی اور ناممیدی میں اضافہ ہوتا ہے تو امن و اسلام کی صورتحال خراب ہوتی ہے۔ موجودہ ترقی یافتہ دور میں ان ہی لوگوں کی ملازamt اور روزگار رکھنے والے جو کسی نہ کسی ہنزکو اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔

دینا بھر میں کیا پاکستانی اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، یا اور سیز پاکستانی مملکت کا خاص انشا شہیں اور ملکی میثاث کا استحکام بھی ان پر کسی حد تک مختصر ہے۔ ان افراد میں سے بھی اکثر کم مرتب عکسی کو رس کرنے کے بعد ہی ملازamt پاتے ہیں۔

جنین، جاپان اور ان بھیے ماضی کے کئی تباہ حال ممالک نے بھی اپنے لوگوں کو بہتر مدد بنا کر ترقی کی منازل کو عبور کیا۔ پاکستان کی میثاث استاد و قوت انتہائی مشکل میں ہے۔ ملک میں سیاسی عدم اعتماد اور باہمی ری کشی کی وجہ سے استحکام کی کمی ہے۔ ایسے میں بے روزگاری میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ کارخانے اور دگرداری اپنے تنصال کو ختم یا تم کرنے کی خاطر ملازامیں کی تعداد میں کمی کر رہے ہیں۔ اس مایوس کن صورتحال میں تعلیم یافتہ نوجوان بھی معاشی مخلکات اور مایوس کن صورتحال سے گزر رہے ہیں۔ لکھنؤی تعلیم رکھنے والے افراد مشکل وقت میں بھی کسی نہ کسی طرح اپنے

پاکستان کی آبادی کا بیشتر حصہ تو جوانوں پر مشتمل ہے۔ تو جوان ملک و ملت کا مستقبل ہوتے ہیں، جو دماغی و جسمانی لحاظ سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ بہت، جذبہ، ذہانت، قوت و دیگر صلاحیتیں ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہیں۔ مملکت خدا ادا کی یہ خوش نصیبی ہے کہ پاکستان کی آبادی میں تو جوانوں کی تعداد زیاد ہے۔ یہ تو جوان کسی بھی ملک کا انتہائی ہوتے ہیں۔ قابل اور ہر مندر تو جوان ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

آج کے سائنسی و ترقی یافتہ دور میں ان ممالک کی
میغشت پروان چڑھی ہے، جنہوں نے حکومتی تعلیم پر
خصوصی توجہ دی۔ اسی لیے ماہرین، فن تعلیم کو کسی بھی
ملک کے معماشی استکام کا ضامن قرار دیتے ہیں۔
بالاشیر، جن ممالک نے فن تعلیم کو اپنی عمومی تعلیم کا حصہ
بنا کر اس پر توجہ دی وباں معماشی ترقی کی رفتار زیادہ
ہے۔

دنیا بہت تیزی سے بدلتی ہے۔ ایسے میں
ٹکنالوگی میں جدت آنے سے انہی اہمیت کم
ہو رہی ہے، اور اولوں میں انسانوں کی چند مشینیں
لے رہی ہیں۔ اس صورتحال میں اگر تعیین کو چدید
طریق پر استوار نہ کیا گیا تو یہ روزگاری اور نامیدی